ہم جنس پرستی

مصنف: علامہ امجد مدنی

شرعی وطبی نقصانات

اسلامی نقطہ نظر سے ایک تحقیقی جائزہ

انتساب

ہر اس مسلمان کے نام

جس کے دل میں **ایمان کا نور** اور روح میں **حیا کی تڑپ** موجود ہے۔ جو اس مادی اور پر فتن دور میں اپنے **کردار کی حفاظت** کرتے ہوئے، ایک پاکیزہ اور صالح معاشرے کی تعمیر کے لیے کوشاں ہے **دعا ہے کہ** اللہ رب العزت ہر مسلمان کی عزت، آبرو اور جوانی کو غیر فطری راہوں سے **محفوظ** رکھے، اسے **پیکر حیا** بنائے اور اس کی زندگی کو گناہوں کے داغوں سے پاک اور **بے داغ** بنائے۔۔

آمین، بجاہ النبی الامین ﷺ

تعارف

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اس کائنات کے مالک اور خالق نے انسان کو **اشرف المخلوقات** بنا کر اسے ایک ایسی فطرت پر پیدا کیا ہے جو پاکیزگی، حیا داری اور اعلیٰ اخلاقی اقدار سے آراستہ ہے۔ ربِ کائنات نے جہاں انسان کی رہنمائی کے لیے عقل اور شعور عطا کیا، وہاں اس کی بقا اور سکون کے لیے کچھ فطری حدود اور معیار بھی مقرر کیے ہیں۔ جب بھی انسان اپنی اس فطری راہ سے ہٹ کر نفسانی خواہشات کے اندھے گھیرے میں آتا ہے، تب نہ صرف اس کی روحانیت متاثر ہونا شروع ہوتی ہے، بلکہ پورا معاشرہ اخلاقی زوال کا شکار ہو جاتا ہے۔

موجودہ دور میں، جہاں علم اور ترقی کے دعوے تو بہت بڑے ہیں، وہاں بدقسمتی سے کچھ ایسے غیر فطری اور اخلاق سوز رجحانات بھی جنم لے رہے ہیں جو انسانی وقار کے منافی ہیں۔ یہ برائیاں، جنہیں وقتی لذت کا نام دیا جاتا ہے، دراصل انسانی نسل کی تباہی، بیماریوں کے پھیلاؤ اور الٰہی غضب کا سبب بنتی ہیں۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی کسی قوم نے اپنی فطرت کو مسخ کیا اور

پاکیزہ رشتوں کے تقدس کو پامال کیا، تب وہ قوم ذلت اور تباہی کی گہرائیوں میں جا گری۔

یہ کتاب اس غفلت کو دور کرنے کی ایک کوشش ہے، جو ہمارے سماجی اور اخلاقی ڈھانچے کو دیمک کی طرح کھا رہی ہے۔ ہمارا مقصد کسی کی دل آزاری کرنا نہیں، بلکہ گمراہ ہونے والوں کو سیدھا راستہ دکھانا، نوجوان نسل کو اس برائی کی ہولناکیوں سے آگاہ کرنا اور معاشرے میں ایک بار پھر حیا اور پاکیزگی والے ماحول کو فروغ دینا ہے۔

امید ہے کہ یہ تحریر پڑھنے والوں کے دلوں میں ایمان کی شمع روشن کرے گی اور انہیں ایک ایسی زندگی گزارنے کی ترغیب دے گی جو رب کی رضا اور انسانی وقار کے مطابق ہو۔

مقدمہ

آج کے پر فتن دور میں، جب اخلاقی اقدار کا زوال اپنی انتہا کو پہنچ چکا ہے، تب معاشرے میں کچھ ایسی بدترین برائیاں جنم لے رہی ہیں جن کا تصور کر کے بھی روح کانپ اٹھتی ہے۔ ان میں سے سب سے خطرناک اور ذلت آمیز گناہ **لواطت** (بد فعلی) ہے، جو نہ صرف انسانی فطرت کے خلاف ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ کی سخت ناراضگی کا سبب بھی ہے۔

افسوس کا مقام یہ ہے کہ آج یہ گندگی ہمارے معاشرے میں کینسر کی طرح پھیل رہی ہے۔ ہوس پرست اور نفس کے پجاری ایسے لوگ ہر وقت اس گناہ کی تلاش میں سرگرداں ہیں۔ صورتحال اتنی بھیانک ہو چکی ہے کہ **معاذ اللہ**، نہ اب مقدس جگہیں محفوظ رہی ہیں اور نہ ہی ہمارے تعلیمی ادارے، جو کسی وقت علم و تربیت کے مرکز ہوتے تھے، اب وہاں بھی ایسے درندوں کی وجہ سے خوف و ہراس کا ماحول پیدا ہو رہا ہے۔

یہ دردناک صورتحال دیکھ کر میرا ضمیر جاگ اٹھا ہے۔ میں نے محسوس کیا کہ ایک مسلمان کی حیثیت سے خاموش رہنا گناہوں میں حصہ دار بننے کے برابر ہے۔ چنانچہ، میں نے اپنی استطاعت کے مطابق اس حساس موضوع پر ایک مختصر مگر جامع تحریر لکھنے کا عزم کیا، تاکہ اس برائی کی قباحت کو واضح کیا جاسکے اور اپنے معاشرے کو اس تباہی سے بچانے کے لیے ایک چھوٹی سی کوشش کی جاسکے

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ میری اس حقیر کوشش کو اپنی حضور قبول فرمائے، اس تحریر کو اصلاح کا ذریعہ بنائے، اور ہمارے معاشرے کو اس بدترین گناہ اور اس کے اثرات سے محفوظ رکھے۔ **آمین**

طالبِ دعا: امجد مدنی

قومِ لوط: ایک عبرت ناک داستان، جو دل دہلا دے

یہ حضرت لوط علیہ السلام کا شہر "سَدُوم" ہے۔ جو ملک شام میں صوبہ "حِمُصُ" کا ایک مشہور شہر ہے۔ حضرت لوط علیہ السلام بن ہاران بن تارخ، یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھتیجے ہیں۔ یہ لوگ عراق میں شہر "بابل" کے باشندہ تھے پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام وہاں سے ہجرت کر کے "فلسطین" تشریف لے گئے اور حضرت لوط علیہ السلام ملک شام کے ایک شہر "اُردن" میں مقیم ہو گئے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوت عطا فرما کر "سدوم" والوں کی ہدایت کے لئے بھیج دیا۔

شہر سدوم :۔ شہر سدوم کی بستیاں بہت آباد اور نہایت سر سبز و شاداب تھیں اور وہاں طرح طرح کے اناج اور قسم قسم کے پھل اور میوے بکثرت پیدا ہوتے تھے۔ شہر کی خوشحالی کی وجہ سے اکثر جابجا کے لوگ مہمان بن کر ان آبادیوں میں آیا کرتے تھے اور شہر کے لوگوں کو ان مہمانوں کی مہمان نوازی کا بار اٹھانا پڑتا تھا۔ اس لئے اس شہر کے لوگ مہمانوں کی آمد سے بہت ہی کبیدہ خاطر اور تنگ ہو چکے تھے۔ مگر مہمانوں کو روکنے اور بھگانے کی کوئی صورت نظر نہیں آ رہی تھی۔ اس ماحول میں ابلیس لعین ایک بوڑھے کی صورت میں نمودار ہوا۔ اور ان لوگوں سے کہنے لگا کہ اگر تم لوگ مہمانوں کی آمد سے نجات چاہتے ہو تو اس کی یہ تدبیر ہے کہ جب بھی کوئی مہمان تمہاری بستی میں آئے تو تم لوگ زبردستی اس کے ساتھ بد فعلی کرو۔ چنانچہ سب سے پہلے ابلیس خود ایک خوبصورت لڑکے کی شکل میں مہمان بن کر اس بستی میں داخل ہوا۔ اور ان لوگوں سے خوب بد فعلی کرائی اس طرح یہ فعلِ بد ان لوگوں نے شیطان سے سیکھا۔ پھر رفتہ رفتہ اس برے کام کے یہ لوگ اس قدر عادی بن گئے کہ عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے اپنی شہوت پوری کرنے لگے

چنانچہ حضرت لوط علیہ السلام نے ان لوگوں کو اس فعلِ بد سے منع کرتے ہوئے اس طرح وعظ فرمایا کہ:۔

اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۸۰﴾ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۸۱﴾[1]

ترجمہ کنزالایمان:۔اپنی قوم سے کہا کیا وہ بے حیائی کرتے ہو جو تم سے پہلے جہان میں کسی نے نہ کی تم تو مردوں کے پاس شہوت سے جاتے ہو عورتیں چھوڑ کر بلکہ تم لوگ حد سے گزر گئے

حضرت لوط علیہ السلام کے اس اصلاحی اور مصلحانہ وعظ کو سن کر ان کی قوم نے نہایت بے باکی اور انتہائی بے حیائی کے ساتھ کیا کہا؟ اس کو قرآن کی زبان سے سنئے:۔

وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْیَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ یَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿۸۲﴾[2]

---

[1] سورۃالاعراف کی آیات نمبر 80اور 81ہیں۔

[2] سورہ الاعراف کی آیت نمبر 82ہے۔

ترجمہ کنزالایمان :۔اور اس کی قوم کا کچھ جواب نہ تھا مگر یہی کہنا کہ ان کو اپنی بستی سے نکال دو یہ لوگ تو پاکیزگی چاہتے ہیں

جب قوم لوط کی سرکشی اور بدفعلی قابل ہدایت نہ رہی تو اللہ تعالیٰ کا عذاب آگیا۔ چنانچہ حضرت جبرائیل علیہ السلام چند فرشتوں کو ہمراہ لے کر آسمان سے اتر پڑے۔ پھر یہ فرشتے مہمان بن کر حضرت لوط علیہ السلام کے پاس پہنچے اور یہ سب فرشتے بہت ہی حسین اور خوبصورت لڑکوں کی شکل میں تھے۔ان مہمانوں کے حسن و جمال کو دیکھ کر اور قوم کی بدکاری کا خیال کرکے حضرت لوط علیہ السلام بہت فکر مند ہوئے۔ تھوڑی دیر بعد قوم کے بدفعلوں نے حضرت لوط علیہ السلام کے گھر کا محاصرہ کر لیا اور ان مہمانوں کے ساتھ بدفعلی کے ارادہ سے دیوار پر چڑھنے لگے۔ حضرت لوط علیہ السلام نے نہایت دل سوزی کے ساتھ ان لوگوں کو سمجھانا اور اس برے کام سے منع کرنا شروع کردیا۔ مگر یہ بدفعل اور سرکش قوم اپنے بے ہودہ جواب اور برے اقدام سے باز نہ آئی۔ تو آپ اپنی تنہائی اور مہمانوں کے سامنے رسوائی سے تنگ دل ہو کر غمگین و رنجیدہ ہو گئے۔ یہ منظر دیکھ کر حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ اے اللہ عزوجل کے نبی آپ بالکل کوئی فکر نہ کریں۔ ہم لوگ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے فرشتے ہیں جو ان بدکاروں پر عذاب لے کر اترے ہیں۔ لہٰذا آپ مومنین اور اپنے اہل و عیال کو ساتھ لے کر صبح ہونے سے قبل ہی اس بستی سے دور نکل جائیں اور خبردار کوئی شخص پیچھے مڑ کر اس بستی کی طرف نہ دیکھے ورنہ وہ بھی اس عذاب میں گرفتار ہو جائے گا۔ چنانچہ حضرت لوط علیہ السلام اپنے گھر والوں اور مومنین کو ہمراہ لے کر بستی سے باہر نکل گئے۔ پھر حضرت جبریل علیہ السلام اس شہر کی پانچوں بستیوں کو اپنے پروں پر اٹھا کر آسمان کی طرف بلند ہوئے اور کچھ اوپر جا کر ان بستیوں کو الٹ دیا اور یہ آبادیاں زمین پر گر کر چکنا چور ہو کر زمین پر بکھر گئیں۔ پھر

کنکر کے پتھروں کا مینہ برسا اور اس زور سے سنگ باری ہوئی کہ قوم لوط کے تمام لوگ مر گئے اور ان کی لاشیں بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بکھر گئیں۔ عین اس وقت جب کہ یہ شہر الٹ پلٹ ہو رہا تھا۔ حضرت لوط علیہ السلام کی ایک بیوی جس کا نام ''واعلہ'' تھا جو در حقیقت منافقہ تھی اور قوم کے بدکاروں سے محبت رکھتی تھی اس نے پیچھے مڑ کر دیکھ لیا اور یہ کہا کہ ''ہائے رے میری قوم'' یہ کہہ کر کھڑی ہو گئی پھر عذابِ الٰہی کا ایک پتھر اس کے اوپر بھی گر پڑا اور وہ بھی ہلاک ہو گئی۔ چنانچہ قرآن مجید میں حق تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:۔

فَاَنۡجَیۡنٰهُ وَ اَهۡلَهٗۤ اِلَّا امۡرَاَتَهٗ ۖ٭ كَانَتۡ مِنَ الۡغٰبِرِیۡنَ ﴿۸۳﴾ وَ اَمۡطَرۡنَا عَلَیۡهِمۡ مَّطَرًا ؕ فَانۡظُرۡ كَیۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الۡمُجۡرِمِیۡنَ ﴿۸۴﴾[3]

ترجمہ کنزالایمان:۔ تو ہم نے اسے اور اس کے گھر والوں کو نجات دی مگر اس کی عورت وہ رہ جانے والوں میں ہوئی اور ہم نے اُن پر ایک مینہ برسایا تو دیکھو کیسا انجام ہوا مجرموں کا۔

جو پتھر اس قوم پر برسائے گئے وہ کنکروں کے ٹکڑے تھے۔ اور ہر پتھر پر اُس شخص کا نام لکھا ہوا تھا جو اس پتھر سے ہلاک ہوا۔

پیارے مسلمان بھائیو!

حضرت لوط علیہ السلام اور ان کی قوم کا یہ واقعہ عبرت کا ایک عظیم درس ہے۔ اس واقعے سے ہمیں جو اہم نصیحتیں اور سبق ملتے ہیں، وہ درج ذیل ہیں:

[3] سورہ الاعراف کی آیات نمبر 83 اور 84 ہیں۔

1. بد فعلی اور بے حیائی کی تباہی: اس واقعے سے معلوم ہوا کہ بد فعلی (ہم جنس پرستی) ایسا گناہ ہے جو نہ صرف فطرت کے خلاف ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ کی سخت ناراضگی اور غضب کا سبب بنتا ہے۔ یہ وہ کام تھا جو قومِ لوط سے پہلے پوری دنیا میں کسی نے بھی نہیں کیا تھا۔

2. شیطانی چالوں سے ہوشیاری: شیطان ہمیشہ انسان کو سیدھے راستے سے ہٹانے کے لیے نئے نئے طریقے استعمال کرتا ہے۔ اس واقعے میں ابلیس ایک بوڑھے کے روپ میں آکر انہیں غلط مشورہ دیا۔ ہمیں چاہیے کہ ہر قدم پر اپنی نیت اور اعمال کا جائزہ لیں کہ کہیں ہم شیطانی دھوکے میں تو نہیں آرہے۔

3. برائی سے روکنے کی اہمیت: حضرت لوط علیہ السلام نے اپنی قوم کو اس برے کام سے روکنے کے لیے اپنی پوری کوشش کی۔ یہ ہم پر فرض ہے کہ جب ہم اپنے معاشرے میں کوئی برائی دیکھیں تو اسے روکنے کی کوشش کریں، کیونکہ خاموش رہنا بھی برائی کو شہ دینے کے برابر ہے۔

4. برے لوگوں کی سنگت کا نتیجہ: حضرت لوط علیہ السلام کی اہلیہ (واعلہ) اگرچہ نبی کے گھر میں تھیں، لیکن ان کی ہمدردیاں گناہ گاروں کے ساتھ تھیں۔ اس لیے وہ بھی عذاب کا شکار ہو گئیں۔

- اس واقعے سے ہمیں یہ بڑی نصیحت ملتی ہے کہ صرف نیک لوگوں کی محفل میں بیٹھنا یا ان کے قریب ہونا کافی نہیں، بلکہ دلی محبت اور دلی جھکاؤ بھی نیک لوگوں کے ساتھ ہونا ضروری ہے۔
- برے لوگوں کے ساتھ ہمدردی رکھنا انسان کو تباہ کر دیتا ہے۔

.5 اللہ کے عذاب سے ڈرنا چاہیے : جب کوئی قوم حد سے گزر جاتی ہے اور توبہ نہیں کرتی، تو پھر اسے کوئی بھی طاقت اللہ کے عذاب میں مبتلا ہونے سے بچا نہیں سکتی۔ قومِ لوط پر جس طریقے سے عذاب آیا (بستیوں کا الٹ جانا اور پتھروں کا برسنا)، وہ بتاتا ہے کہ گناہوں کی لذت عارضی ہے لیکن اس کی سزا تمام سخت ہے۔

.6 حلال اور فطری راستے پر چلنا : اللہ تعالیٰ نے انسان کے سکون اور نسل کی بقا کے لیے نکاح کا حلال راستہ (مرد اور عورت کا رشتہ) بنایا ہے۔ اس فطری راستے کو چھوڑ کر غلط راستوں پر چلنا انسانی معاشرے کی بربادی ہے۔

خلاصہ : یہ واقعہ ہمیں سکھاتا ہے کہ ہمیں اپنے ماحول کو بے حیائی سے پاک رکھنا چاہیے، اپنی اولاد کی تربیت اسلامی اصولوں کے مطابق کرنی چاہیے، اور ہمیشہ اللہ کی نافرمانی سے پناہ مانگنی چاہیے۔

شیطان کی نظر میں سب سے بڑا گناہ

منقول ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ایک مرتبہ ابلیس لعین سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کو سب سے بڑھ کر کون سا گناہ ناپسند ہے؟ تو ابلیس نے کہا کہ سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو یہ گناہ ناپسند ہے کہ مرد، مرد سے بدفعلی کرے اور عورت، عورت سے اپنی خواہش پوری کرے۔[4]

عورتوں کی بدفعلی: حدیثِ پاک کی روشنی میں

اور حدیث میں ہے کہ عورت کا اپنی فرج کو دوسری عورت کی فرج سے رگڑنا یہ ان دونوں کی زناکاری ہے جو گناہ کبیرہ ہے۔[5]

بدفعلی اور عرشِ الٰہی کا لرزنا

[4] عجائب القران مع غرائب القران

[5] عجائب القران مع غرائب القران

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: ''لِواطت کی سزا یہ ہے کہ لوطی کو بلند و بالا چوٹی سے پھینکا جائے پھر اُوپر سے اس پر اس وقت تک پتھر برسائے جائیں جب تک مر نہ جائے اس لئے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے قوم لوط کو یہی سزا دی تھی کہ ان پر آسمان سے پتھر برسائے گئے تھے۔

اور لواطت کرنے والا اگر دنیا بھر کے پانی سے بھی غسل کرلے پھر بھی (اس کا باطن) ناپاک ہی رہے گا جب تک کہ توبہ نہ کرلے، تو اسی لئے شیطان بھی جب مرد کو مرد پر دیکھتا ہے تو عذاب کے خوف سے وہاں سے بھاگ جاتا ہے اور جب کوئی مرد کسی مرد پر سوار ہوتا (یعنی بدفعلی کرتا) ہے تو عرشِ الٰہی عزوجل کانپ اُٹھتا ہے اور قریب ہوتا ہے کہ آسمان زمین پر گر پڑے، ملائکہ آسمان کے کناروں کو پکڑ کر اس وقت تک ''قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ'' (پ ۳۰، اخلاص: ۱) کی تلاوت کرتے رہتے ہیں جب تک اللہ جبار و قہار عزوجل کا غضب ٹھنڈا نہیں ہوتا۔''[6]

---

[6] نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور آگ میں جلتا ہوا گناہ گار

ایک اور روایت میں ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیدنا عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام جنگل میں کسی آگ کے قریب سے گزرے جس میں ایک شخص جل رہا تھا، تو آپ علیہ السلام اس آگ کو بجھانے کے لئے پانی لائے تو اس آگ نے ایک لڑکے کی شکل اختیار کرلی اور وہ مرد آگ کی صورت میں تبدیل ہو گیا تو اس پر حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام رونے لگے اور اللہ عزوجل کی بارگاہ میں عرض کی: ''یارب عزوجل! ان دونوں کو ان کی اصلی حالت پر لوٹا دے تاکہ میں ان کے گناہ کے بارے میں پوچھوں'' تو وہ آگ ان دونوں سے دور ہو گئی تو آپ علیہ السلام نے دیکھا کہ ان میں سے ایک مرد اور دوسرا لڑکا تھا، اس مرد نے عرض کی: ''اے عیسیٰ علیہ السلام! مَیں دنیا میں اس لڑکے کی محبت میں گرفتار تھا شہوت نے مجھے اس حد تک پہنچا دیا کہ میں نے جمعہ کی رات اس کے ساتھ بدفعلی کی اور پھر دوسرے دن بھی اس کے ساتھ بدفعلی کی۔ ایک شخص ہمارے قریب آیا اور کہا: ''تم ہلاک ہو جاؤ، اللہ عزوجل سے ڈرو۔'' میں نے اسے جواب میں کہا: ''مجھے نہ اللہ عزوجل کا خوف ہے اور نہ ہی مَیں اس سے ڈرتا ہوں تو جب میں اور یہ لڑکا مر گئے تو اللہ عزوجل نے ہم دونوں کو آگ

کی صورت کر دیا،اب کبھی یہ آگ بن کر مجھے جلاتا ہے اور کبھی مَیں آگ بن کر اِس کو جلاتا ہوں اور ہمیں یہ عذاب قیامت تک ہوتا رہے گا۔''[7]

حضرت سلیمان علیہ السلام اور ابلیس کا مکالمہ

حضرت سیدنا سلیمان بن داؤد علی نبینا و علیہما الصلوٰۃ والسلام نے شیطان ملعون سے پوچھا: ''تجھے کون سا عمل (یعنی گناہ) زیادہ پسند ہے؟ابلیس لعین نے کہا: ''مجھے لواطت سے زیادہ کوئی عمل محبوب نہیں اور چونکہ اللہ عزوجل کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ عمل یہ ہے کہ مرد کے اُوپر مرد اور عورت کے اُوپر عورت آئے (یعنی بد فعلی کرے) اس لئے مجھے اس سے زیادہ محبوب کوئی عمل نہیں۔''

حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام نے پوچھا: ''تُو ہلاک ہو جائے! ایسا کیوں ہے؟''اس نے کہا: ''اس لئے کہ جس کو اس کی عادت پڑ جاتی ہے اسے ایک گھڑی صبر نہیں ہوتا اسی لئے اللہ عزوجل کا اس پر شدید غضب ہوتا ہے اور جس پر اللہ عزوجل کا غضب شدید ہو جائے، وہ اسے توبہ سے روک دیتا ہے[8]

---

[7] نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں

[8] نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں

بدفعلی کرنے والے کی قبر سے منتقلی اور سنگساری

نبیٔ مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسولِ اَکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص قومِ لوط کا سا عمل کرتے ہوئے مر جائے تو وہ اپنی قبر میں ایک گھڑی سے زیادہ نہیں ٹھہر پاتا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجتا ہے جس کی شکل وصورت اُچک لینے والے پرندے کی مانند ہوتی ہے وہ اسے اپنے پنجوں سے اُچک کر قومِ لوط کی بستی میں پھینک آتا ہے تو وہ جہنم میں ان کے ساتھ سنگسار ہوگا اور اس کی پیشانی پر لکھ دیا جاتا ہے: ''آیِسٌ مِّنْ رَّحْمَةِ اللّٰہِ'' یعنی یہ شخص اللہ عزوجل کی رحمت سے مایوس ہے۔''[9]

بدفعلی کرنے والے والدین کا عبرتناک انجام

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: ''قیامت کے دن ایسے بچے لائے جائیں گے جن کے سر نہیں ہوں گے، اللہ تبارک وتعالیٰ جاننے کے باوجود ان سے پوچھے گا:

---

[9] نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں

''تم کون ہو؟'' وہ عرض کریں گے: ''ہم مظلوم ہیں۔'' اللہ عزوجل پوچھے گا: ''تم پر کس نے ظلم کیا؟'' وہ عرض کریں گے: ''ہمارے باپوں نے، کیونکہ وہ دنیا میں مَردوں سے بدفعلی کرکے ہمیں ان کے پچھلے مقام میں ڈال دیا کرتے تھے۔'' تو اللہ عزوجل فرمائے گا: ''ان کے باپوں کو جہنم میں ڈال دو اور ان کی پیشانیوں پر لکھ دو: "آيِسِيْنَ مِنْ رَّحْمَتِی" یعنی یہ سب میری رحمت سے مایوس ہیں۔''[10]

[10] نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں

قرآنِ کریم کی روشنی میں بدفعلی کی مذمت

پیارے اسلامی بھائیو

اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسان کو پیدا کر کے اسے اپنی نعمتوں سے مالا مال فرمایا اور زندگی گزارنے کے لیے عظیم و پاکیزہ اصول عطا کیے۔ لیکن جب انسان شیطانی بہکاوے میں آکر فطرت کی حدود کو پار کرتا ہے، تو وہ ایسے برے کاموں میں ملوث ہو جاتا ہے جو نہ صرف انسانیت کی توہین ہیں بلکہ اللہ کے سخت غضب کو دعوت دینے کے برابر ہیں ان بدترین گناہوں میں سے ایک **بدفعلی** ہے، جس نے پوری قومِ لوط کو تباہ و برباد کر دیا۔

اس برے فعل کی سنگینی کو سمجھنے کے لیے ہمارے پاس قرآنِ کریم سے بڑھ کر دوسرا کوئی مستند ذریعہ نہیں ہے۔ قرآنِ پاک کے فیصلے اٹل ہیں اور وہ قیامت تک کے انسانوں کے لیے عبرت کا درس ہیں۔ آیئے اب قرآنِ کریم کی روشنی میں بدفعلی کی مذمت، اس کی قباحت اور اس پر نازل ہونے والے الٰہی غضب کو پڑھتے اور سمجھتے ہیں، تاکہ ہمارے دلوں میں اللہ کا خوف پیدا ہو اور ہم اپنے معاشرے کو اس گندگی سے پاک رکھنے کا عزم کریں۔

بد فعلی: دنیا کی بدترین بے حیائی اور حد سے گزر جانا

﴿وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُم بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِّنَ الْعَالَمِينَ
○ إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّن دُونِ النِّسَاءِ بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُونَ﴾ [11]

اور لوط (علیہ السلام) کو یاد کیجیے، جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا: کیا تم ایسی بے حیائی (بد فعلی) کرتے ہو، جو تم سے پہلے دنیا میں کسی نے بھی نہیں کی تھی؟ تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کے پاس شہوت کے ساتھ آتے ہو؛ حقیقت میں تم حد سے گزر جانے والی (بدکار) قوم ہو

حلال کو چھوڑ کر حرام کو اختیار کرنا: قومِ لوط کی گمراہی

﴿أَتَأْتُونَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعَالَمِينَ ○ وَتَذَرُونَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُم مِّنْ أَزْوَاجِكُم بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ عَادُونَ﴾ [12]

ترجمہ کیا تم دنیا کے تمام انسانوں میں سے مردوں کے پاس (بد فعلی کے لیے) آتے ہو؟ اور تم اپنے رب کی پیدا کردہ اپنی بیویوں کو چھوڑ دیتے ہو؟ بلکہ تم تو حد سے گزر جانے والی قوم ہو۔

---

[11] سورۃ الاعراف کی آیات 80 اور 81 ہیں۔

[12] سورۃ الشعراء آیات 166 – 165

برائی پر دلیری اور عذابِ الٰہی کو دعوت: قومِ لوط کی سرکشی

﴿أَئِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُونَ السَّبِيلَ وَتَأْتُونَ فِي نَادِيكُمُ الْمُنكَرَ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَن قَالُوا ائْتِنَا بِعَذَابِ اللَّهِ إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ﴾ [13]

ترجمہ

کیا واقعی تم مردوں کے پاس آتے ہو؟ اور راستے کاٹتے ہو (انسانی نسل کا سلسلہ بند" کرتے ہو) اور اپنی مجلسوں میں کھلم کھلا برائی کرتے ہو؟ پھر اس کی قوم کا جواب اس کے "سوا کچھ نہ تھا کہ انہوں نے کہا: اگر تم سچے ہو تو ہم پر اللہ کا عذاب لے آؤ۔

قہرِ الٰہی کا نزول: قومِ لوط کی بستی کی تباہی اور پتھروں کی بارش

﴿فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّن سِجِّيلٍ مَّنضُودٍ﴾ [14]

ترجمہ پھر جب ہمارا حکم (عذاب) آیا تو ہم نے اس بستی کو اوپر سے نیچے کر دیا (الٹ دیا) اور ان پر پتھروں کی بارش برسائی جو تہہ بہ تہہ تھے۔

---

[13] **سورۃ العنکبوت** کی آیت نمبر 29 ہے۔

[14] سورۃ ہود کی آیت نمبر 82 ہے

قرآنی آیات کا روح اور عبرت آموز سبق

قرآنِ پاک کی یہ مبارک آیات صرف ایک قوم کا قصہ نہیں ہیں، بلکہ انسانیت کے لیے ایسے ضابطے ہیں جن کی پامالی پورے معاشرے کو تباہی کے کنارے پر لا کھڑا کرتی ہے۔
ان آیات سے ہمیں درج ذیل اہم اسباق ملتے ہیں:

.1 بدترین بے حیائی اور اس کی شروعات

سورۃ الاعراف کی آیت بتاتی ہے کہ یہ عمل اس قدر قبیح اور غیر فطری ہے کہ تاریخِ انسانی میں اس سے پہلے کسی بھی قوم نے ایسی جرات نہیں کی تھی۔ یہ برائی نہ صرف ایک گناہ ہے، بلکہ "اسراف" (حد سے گزر جانا) ہے، جس میں انسان اپنی عقل اور اخلاق کی ہر حد کو توڑ دیتا ہے۔

.2 فطری نظام کی نفی

سورۃ الشعراء کی روشنی میں، اللہ تعالیٰ نے عورت اور مرد کا جوجوڑا بنایا ہے، وہی سکون اور نسل کی بقا کا ذریعہ ہے۔ اس فطری راستے کو چھوڑ کر مردوں کے پیچھے لگنا انسانی وقار کی

توہین ہے۔ یہ عمل انسان کو اس درجے پر لے جاتا ہے جہاں وہ اپنے خالق کے بنائے ہوئے عظیم نظام سے بغاوت کرتا ہے۔

3. سماجی بگاڑ اور بے حسی

سورۃ العنکبوت میں بیان کیا گیا ہے کہ جب کوئی برائی گھروں سے نکل کر مجلسوں اور محفلوں میں کھلے عام ہونے لگے، تو سمجھو کہ اس قوم کا ضمیر مر چکا ہے۔ "رستہ روکنے " **تقطعون السبیل** سے مراد صرف لوٹ مار نہیں، بلکہ انسانی نسل کے تسلسل کو روکنا اور اخلاقی راستوں کو تباہ کرنا بھی ہے۔ جب لوگ گناہ پر فخر کرنے لگیں اور عذاب کو مذاق سمجھیں، تو پھر توبہ کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔

4. وحشتناک عبرت اور انجام

سورۃ ہود کی آیت دل دہلا دینے والے انجام کا نقشہ کھینچتی ہے۔ جس قوم نے اپنی فطرت کو الٹا کیا، اللہ تعالیٰ نے ان کی بستیوں کو بھی اوپر سے نیچے (اوندھا) کر دیا۔ پتھروں کی بارش اس بات کی علامت ہے کہ جو ہاتھ حیا کی حدوں کو توڑتے ہیں، ان پر قدرت کا قہر کیسے نازل ہوتا ہے۔

بدفعلی کے متعلق احادیث

پیارے بھائیو! قرآنِ کریم میں قومِ لوط کے عبرتناک انجام کا ذکر پڑھنے کے بعد، آیئے اب ان پاکیزہ فرمودات کی طرف بڑھتے ہیں جو دونوں جہانوں کے سردار، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اس قبیح فعل (بدفعلی) کے بارے میں ارشاد فرمائے ہیں۔

نبیِ پاک ﷺ، جو رحمت للعالمین بن کر آئے، انہوں نے بھی اپنی امت کو اس گناہ کی ہولناکیوں، دنیاوی سزاوں اور اخروی عذابوں سے نہایت سختی کے ساتھ ڈرایا ہے۔ آپ ﷺ نے نہ صرف اس عمل پر لعنت فرمائی، بلکہ اسے معاشرے کی تباہی اور ایمان کی بربادی کا سبب قرار دیا۔ آیئے دل کے کانوں سے رسولِ خدا ﷺ کی ان حدیثوں کو پڑھیں، تاکہ ہمارے دلوں میں اس گناہ سے سخت نفرت پیدا ہو اور ہم اپنی نسل کو اس گندگی سے بچا سکیں۔

بدفعلی کرنے والے کی طرف اللہ کی نظرِ رحمت نہ ہونے کا بیان

عن ابن عباسٍ، قال: قال رسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: "لا يَنظُرُ اللهُ إلى رَجُلٍ أتى رَجُلًا أو امرأةً في الدُّبُرِ[15]"

[15] الكتاب: الجامع الكبير «سنن الترمذي»: أبو عيسى محمد بن عيسى بن سورة الترمذي (209 – 279 هـ) باب ما جاءَ في كراهِيةِ إتْيانِ النِّساءِ في أدبارِهِنَّ

ترجمہ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف (نظرِ رحمت سے) نہیں دیکھے گا جو کسی مرد یا عورت کے ساتھ غیر فطری فعل (پیچھے کے راستے سے بدفعلی) کرے۔"

بدفعلی میں مبتلا شخص کا حشر

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلّمَ: "مَنْ مَاتَ مِنْ أُمّتِي وَهُوَ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ، نَقَلَهُ اللهُ حَتّى يُحْشَرَ مَعَهُمْ"[16]

ترجمہ : حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں سے جو شخص اس حال میں مرا کہ وہ قومِ لوط والا عمل (بدفعلی) کرتا تھا، تو اللہ تعالیٰ اسے (قبر میں) انہی لوگوں کی طرف منتقل کر دے گا، یہاں تک کہ وہ (قیامت کے دن) انہی کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔"

عملِ قومِ لوط کے بارے میں نبی کریم ﷺ کی تشویش

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنّهَا رَأَتِ النّبِيّ صلى الله عليه وسلم حَزِينًا، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّهِ، وَمَا الّذِي يَحْزُنُكَ؟ قَالَ: "شَيْئًا تَخَوّفْتُ عَلَى أُمّتِي أَنْ يَعْمَلُوا بَعْدِي بِعَمَلِ قَوْمِ لُوطٍ"[17]

---

[16] لکتاب: ذم الهوى جمال الدين أبو الفرج عبد الرحمن بن علي بن محمد الجوزي (ت 597هـ) الْبَابُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُونَ فِي ذِكْرِ عُقُوبَةِ اللُّوطِيّ فِي الآخِرَةِ

[17] الكتاب: المصنف عبد الرزاق أبو بكر عبد الرزاق بن همام الصنعاني بَابُ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْلِمِ لُوطٍ حديث 14,416

ترجمہ : حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے اور وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو غمگین دیکھا، تو عرض کی: اے اللہ کے رسول! وہ کیا چیز ہے جس نے آپ کو غمگین کر دیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"ایک ایسی چیز (کا ڈر) ہے جس کا مجھے اپنی امت پر خوف ہے کہ وہ میرے بعد قومِ لوط والا عمل (بد فعلی) کرنے لگیں گے۔"

وہ سات افراد جن پر نبی کریم ﷺ نے لعنت فرمائی

عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم سَبْعَةَ نَفَرٍ، فَلَعَنَ وَاحِدًا مِنْهُمْ ثَلَاثَ لَعَنَاتٍ، وَلَعَنَ سَائِرَهُمْ لَعْنَةً لَعْنَةً، فَقَالَ: "مَلْعُونٌ مَلْعُونٌ مَلْعُونٌ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ، مَلْعُونٌ مَنْ يَسُبُّ شَيْئًا مِنْ وَالِدَيْهِ، مَلْعُونٌ مَنْ غَيَّرَ شَيْئًا مِنْ تُخُومِ الْأَرْضِ، مَلْعُونٌ مَنْ جَمَعَ بَيْنَ امْرَأَةٍ وَابْنَتِهَا، مَلْعُونٌ مَنْ تَوَلَّى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ، مَلْعُونٌ مَنْ أَتَى بَهِيمَةً، مَلْعُونٌ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ عز وجل[18]

ترجمہ : حضرت عطاء خراسانی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سات افراد پر لعنت فرمائی، ان میں سے ایک پر تین مرتبہ لعنت بھیجی اور باقی تمام پر ایک ایک بار۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

1. **ملعون ہے، ملعون ہے، ملعون ہے** (یعنی اللہ کی رحمت سے دور ہے) وہ شخص جو قومِ لوط والا عمل کرے۔

---

[18] الکتاب: المصنف عبد الرزاق أبو بكر عبد الرزاق بن همام الصنعاني بَابُ الَّذِي يَأْتِي الْبَهِيمَةَ

2. **ملعون ہے** وہ شخص جو اپنے والدین میں سے کسی کو گالی دے (یا برا بھلا کہے)۔

3. **ملعون ہے** وہ شخص جو زمین کی حدود (نشانات) میں تبدیلی کرے (تاکہ دوسرے کی زمین ہڑپ کر سکے)۔

4. **ملعون ہے** وہ شخص جو کسی عورت اور اس کی بیٹی کو (ایک ساتھ نکاح میں) جمع کرے۔

5. **ملعون ہے** وہ شخص جو (اپنے اصل مالکان یا سرپرستوں کو چھوڑ کر) ان کی اجازت کے بغیر کسی اور کو اپنا سرپرست یا وارث بنائے۔

6. **ملعون ہے** وہ شخص جو کسی جانور کے ساتھ بدفعلی کرے۔

7. **ملعون ہے** وہ شخص جو اللہ کے سوا کسی اور کے نام پر (جانور) ذبح کرے۔

بدفعلی (قومِ لوط والے عمل) کی سزا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: "مَنْ وَجَدْتُمُوهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ، فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ[19]"

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تم جسے قومِ لوط والا عمل (بدفعلی) کرتے ہوئے پاؤ، تو (اس فعل کو) کرنے والے اور جس کے ساتھ کیا گیا، دونوں کو قتل کر دو۔"

[19] الكتاب: مسند الإمام أحمد بن حنبل: الإمام أحمد بن حنبل (164 – 241 هـ) 2732

بد فعلی کرنے والوں کے لیے سنگسار کی سزا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم، فِي الَّذِي يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ، قَالَ: "ارْجُمُوا الْأَعْلَى وَالْأَسْفَلَ، ارْجُمُوهُمَا جَمِيعًا"[20]

ترجمہ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس شخص کے بارے میں جو قومِ لوط والا عمل (بد فعلی) کرے، ارشاد فرمایا اوپر والے اور نیچے والے (یعنی فاعل اور مفعول) دونوں کو سنگسار کر دو، ان دونوں کو اکٹھے سنگسار کر دو۔"

امت کے بارے میں نبی کریم ﷺ کا ایک بڑا خدشہ

.عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: "إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي عَمَلُ قَوْمِ لُوطٍ"[21]

ترجمہ : حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک میں اپنی امت پر جس چیز کا سب سے زیادہ خوف (ڈر) رکھتا ہوں، وہ قومِ لوط والا عمل (بد فعلی) ہے۔"

---

[20] الكتاب: جامع السنن [سنن ابن ماجه] أبو عبد الله محمد يزيد ابن ماجه الرَّبعي - مولاهم - القزويني (209 هـ - 273 هـ) [بَابُ] مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ

[21] الكتاب: جامع السنن [سنن ابن ماجه] أبو عبد الله محمد يزيد ابن ماجه الرَّبعي - مولاهم - القزويني (209 هـ - 273 هـ) [بَابُ] إِقَامَةِ الْحُدُودِ عَلَى الْإِمَاءِ

.عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: «مَا طَفَّفَ قَوْمٌ كَيْلًا، وَلَا بَخَسُوا مِيزَانًا، إِلَّا مَنَعَهُمُ اللَّهُ الْقَطْرَ، وَمَا ظَهَرَ فِي قَوْمٍ الزِّنَا إِلَّا ظَهَرَ فِيهِمُ الْمَوْتُ، وَمَا ظَهَرَ فِي قَوْمٍ الرِّبَا إِلَّا سَلَّطَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِمُ الْجُنُونَ، وَمَا ظَهَرَ فِي قَوْمٍ الْقَتْلُ، فَقَتَلَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، إِلَّا سَلَّطَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِمْ عَدُوَّهُمْ، وَمَا ظَهَرَ فِي قَوْمٍ عَمَلُ قَوْمِ لُوطٍ إِلَّا وَظَهَرَ فِيهِمُ الْخَسْفُ، وَمَا تَرَكَ قَوْمٌ الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ إِلَّا لَمْ تُرْفَعْ أَعْمَالُهُمْ، وَلَمْ يُسْمَعْ دُعَاؤُهُمْ[22]

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

- "جب بھی کوئی قوم ناپ میں ڈنڈی مارتی ہے اور تول میں کمی کرتی ہے، تو اللہ تعالیٰ ان سے بارش روک دیتا ہے۔"
- "اور جس قوم میں **زنا** عام ہو جائے، تو ان میں موت (کثرت سے) ظاہر ہونے لگتی ہے۔"
- "اور جس قوم میں **سود** عام ہو جائے، تو اللہ تعالیٰ ان پر جنون (ذہنی پریشانی اور دیوانگی) مسلط کر دیتا ہے۔"
- "اور جس قوم میں **قتل و غارت** عام ہو جائے اور وہ ایک دوسرے کو مارنے لگیں، تو اللہ تعالیٰ ان پر ان کے دشمنوں کو مسلط کر دیتا ہے۔"

---

[22] الكتاب: العقوبات أبو بكر عبد الله بن محمد بن عبيد بن سفيان بن قيس البغدادي الأموي القرشي المعروف بابن أبي الدنيا (ت 281هـ) أَسْبَابُ الْعُقُوبَاتِ وَأَنْوَاعُهَا

- اور جس قوم میں **قومِ لوط والا عمل** عام ہو جائے، تو ان میں (زمین میں) دھنسنے کا عذاب ظاہر ہوتا ہے۔"
- اور جو قوم **نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے** کا کام چھوڑ دے، تو ان کے اعمال (بارگاہِ الٰہی میں) بلند نہیں ہوتے اور ان کی دعا قبول نہیں کی جاتی۔"

اس امت کے لیے ایک اہم تنبیہ

.عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: جَاءَ جِبْرِيلُ عليه السلام إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ «نِعْمَ الْقَوْمُ أُمَّتُكَ لَوْلَا أَنَّ فِيهِمْ بَقَايَا مِنْ عَمَلِ قَوْمِ لُوطٍ[23]

ترجمہ : حضرت نعمان بن بشیر انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اے محمد ﷺ! آپ کی امت بہترین قوم ہوتی، اگر ان میں قومِ لوط کے عمل کے کچھ اثرات (باقیات) موجود نہ ہوتے۔"

قومِ لوط کے عمل پر اللہ کے رسول ﷺ کی لعنت

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم لَعَنَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: «مَلْعُونٌ مَلْعُونٌ مَلْعُونٌ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ[24]

---

[23] الكتاب: بغية الباحث عن زوائد مسند الحارث الحارث بن أبي أسامة (186 - 282 هـ) بَابُ مَا جَاءَ فِي اللِّوَاطِ

[24] الكتاب: بغية الباحث عن زوائد مسند الحارث الحارث بن أبي أسامة (186 - 282 هـ) بَابُ مَا جَاءَ فِي اللِّوَاطِ

ترجمہ : حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ اپنے دادا (حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ: نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے تین مرتبہ لعنت فرمائی: "ملعون ہے، ملعون ہے، ملعون ہے وہ شخص جس نے قومِ لوط والا (بدترین) عمل کیا۔"

.وہ لوگ جن کی کلمہ توحید کی گواہی قبول نہیں ہو گی

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: "ثَلَاثَةٌ لَا تُقْبَلُ لَهُمْ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ: الرَّاكِبُ وَالْمَرْكُوبُ، وَالرَّاكِبَةُ وَالْمَرْكُوبَةُ، وَالْإِمَامُ الْجَائِرُ[25]"

ترجمہ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "تین شخص ایسے ہیں جن کی یہ گواہی کہ 'اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' قبول نہیں کی جائے گی:

1. (بد فعلی کرنے والا) مرد اور جس کے ساتھ بد فعلی کی جائے (فاعل و مفعول)۔
2. (بد فعلی کرنے والی) عورت اور جس کے ساتھ وہ بد فعلی کی جائے (عورتوں کی باہمی بد فعلی)۔
3. اور ظالم حکمران (پیشوا)۔"

.اللہ کے غضب اور ناراضگی میں رہنے والے چار شخص

[25] الكتاب: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد أبو الحسن نور الدين علي بن أبي بكر بن سليمان الهيثمي (ت 807 هـ) [بَابُ مَا جَاءَ فِي اللِّوَاطِ]

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: " «أَرْبَعَةٌ يُصْبِحُونَ فِي غَضَبِ اللَّهِ، وَيُمْسُونَ فِي سَخَطِ اللَّهِ ". قُلْتُ: مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: " الْمُتَشَبِّهُونَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ، وَالْمُتَشَبِّهَاتُ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ، وَالَّذِي يَأْتِي الْبَهِيمَةَ، وَالَّذِي يَأْتِي الرِّجَالَ[26]

ترجمہ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:"چار شخص ایسے ہیں جو صبح کے وقت اللہ کے غضب میں اٹھتے ہیں اور شام اللہ کی سخت ناراضگی میں گزارتے ہیں۔"(راوی کہتے ہیں) میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول!وہ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

1. وہ مرد جو عورتوں کی مشابہت (روپ) اختیار کرتے ہیں۔
2. وہ عورتیں جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں۔
3. وہ شخص جو جانور سے بدفعلی کرتا ہے۔
4. اور وہ شخص جو مرد سے بدفعلی (ہم جنس پرستی) کرتا ہے۔

عذابِ قبر:بدفعلی کا عبرتناک انجام .

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: "مَنْ مَاتَ مِنْ أَصْحَابِ هَذِهِ الْفَاحِشَةِ وَلَمْ يَتُبْ، مُسِخَ فِي قَبْرِهِ خِنْزِيراً[27]"

---

[26] الكتاب: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد أبو الحسن نور الدين علي بن أبي بكر بن سليمان الهيثمي (ت 807 هـ) [بَابُ مَا جَاءَ فِي اللِّوَاطِ]

[27] كتاب الكبائر، الكبيرة الحادية عشرة، اللواط، ص ٦٣«.

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: "بد فعلی کا مرتکب اگر توبہ کیے بغیر مر جائے، تو اسے قبر میں خنزیر (سور) کی صورت میں مسخ کر دیا (بدل دیا) جاتا ہے۔"

.بد فعلی کرنے والے کا انجام: ایک عبرتناک واقعہ

حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَسْلَمَ قَالَ: كَانَ عِنْدَنَا وَكِيعٌ فِي الثَّغْرِ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا أَبَا سُفْيَانَ! إِنَّ أَخِي مَاتَ، وَالْيَوْمُ الثَّالِثُ، فَحَفَرَ الْحَفَّارُ إِلَى جَنْبِهِ قَبْرًا، فَانْهَارَ قَبْرُ أَخِي، فَنَظَرُوا إِلَى لَحْدِهِ، فَإِذَا اللَّبِنُ مَنْصُوبٌ، وَلَيْسَ فِي اللَّحْدِ شَيْءٌ، فَأَتَانِي الْحَفَّارُ فَذَهَبْتُ مَعَهُ فَنَظَرْتُ إِلَى لَحْدِ أَخِي فَإِذَا اللَّبِنُ مَنْصُوبٌ، وَلَيْسَ فِي اللَّحْدِ شَيْءٌ. فَقَالَ لَهُ وَكِيعٌ سَمِعْنَا فِي حَدِيثٍ: "مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ سَارَ بِهِ قَبْرُهُ حَتَّى يَصِيرَ مَعَهُمْ، وَيُحْشَرُ مَعَهُمْ[28]"

ترجمہ : حضرت عمرو بن اسلم بیان کرتے ہیں کہ: ہمارے ہاں سرحد (ثغر) پر امام وکیع بن جراح موجود تھے، تو ان کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا: "اے ابو سفیان! میرا بھائی فوت ہو گیا ہے، آج تیسرا دن ہے۔ ایک گورکن جب میرے بھائی کی قبر کے برابر میں دوسری قبر کھود رہا تھا تو میرے بھائی کی قبر کی دیوار گر گئی۔ جب لوگوں نے اس کی لحد میں دیکھا تو اینٹیں تو اپنی جگہ لگی ہوئی تھیں مگر لحد کے اندر میت موجود نہ تھی!" امام وکیع نے اسے فرمایا: "ہم نے حدیث میں سنا ہے کہ: جو شخص اس حال میں مرے کہ وہ قومِ لوط والا عمل (بد فعلی) کرتا تھا، تو اس کی قبر اسے لے جا کر ان (قومِ لوط) کے ساتھ کر دیتی ہے، اور وہ انہی کے ساتھ محشر میں اٹھایا جائے گا۔"

.حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا فتویٰ (لواطت کی سزا)

---

[28] الكتاب: جامع السنن [سنن ابن ماجه] أبو عبد الله محمد يزيد ابن ماجه الرَّبعي – مولاهم – القزويني (209 هـ – 273 هـ) [بَابُ] مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ

عن أَبَى نَضْرَةَ أَنّ ابْنَ عَبّاسٍ ، سُئِلَ: " مَا حَدُّ اللُّوطِيِّ؟ قالَ: يُنْظَرُ أَعْلَى بِنَاءٍ بِالْقَرْيَةِ فَيُلْقَى مِنْهُ ، ثُمّ يُتْبَعُ بالْحِجَارَةِ[29]"

ترجمہ: حضرت ابو نضرہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا: "لوطی (بد فعلی کرنے والے) کی حد (شرعی سزا) کیا ہے؟" آپ نے فرمایا: "بستی کی سب سے اونچی عمارت دیکھی جائے، پھر اسے وہاں سے (اوندھے منہ) گرایا جائے اور اس کے بعد اس پر پتھر برسائے جائیں۔"

خوبصورت نوجوان کی طرف دیکھنے کے بارے میں تابعین کا موقف

عَنِ الْوَضِينِ بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ بَعْضِ التَّابِعِينَ ، قَالَ: كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يُحِدَّ الرَّجُلُ النَّظَرَ إِلَى الْغُلَامِ الْجَمِيلِ[30]

ترجمہ: حضرت وضین بن عطا بعض تابعین سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حضرات کسی خوبصورت نوجوان (امرد) کی طرف ٹکٹکی باندھ کر (گھور کر) دیکھنے کو ناپسند کرتے تھے۔

عابد نوجوان کے لیے فتنے سے بچنے کی تلقین

قَالَ: أَخْبَرَنَا بَقِيّةُ ، قَالَ: قَالَ بَعْضُ التّابِعِينَ: «مَا أَنَا بِأَخْوَفَ عَلَى الشّابِّ النّاسِكِ مِنْ سَبُعٍ ضَارٍّ مِنَ الْغُلَامِ الْأَمْرَدِ يَقْعُدُ إِلَيْهِ[31]

---

[29] الكتاب المصنف في الأحاديث والآثار أبو بكر عبد الله بن محمد بن أبي شيبة الكوفي العبسي (ت 235 هـ) فِي اللُّوطِيِّ حَدٌّ كَحَدِّ الزَّانِي

[30] الكتاب: ذم الملاهي لابن أبي الدنيا أبو بكر عبد الله بن محمد بن عبيد بن سفيان بن قيس البغدادي الأموي القرشي المعروف بابن أبي الدنيا (ت 281هـ) بَابٌ: فِي عَمَلِ قَوْمِ لُوطٍ

[31] الكتاب: ذم الملاهي لابن أبي الدنيا أبو بكر عبد الله بن محمد بن عبيد بن سفيان بن قيس البغدادي الأموي القرشي المعروف بابن أبي الدنيا (ت 281هـ) بَابٌ: فِي عَمَلِ قَوْمِ لُوطٍ

ترجمہ :بعض تابعین نے فرمایا: "مجھے ایک عبادت گزار نوجوان کے لیے کسی پھاڑ کھانے والے درندے سے بھی اتنا خوف نہیں ہوتا جتنا (خطرناک) ایک خوبصورت نوجوان (امرد) کا اس کے پاس بیٹھنا ہے۔"

فتنے سے بچنے کے لیے احتیاطی تدبیر

عَنِ النَّجِيبِ بْنِ السَّرِيِّ ، قَالَ: كَانَ يُقَالُ: «لَا يَبِيتُ الرَّجُلُ فِي بَيْتٍ مَعَ الْمُرْدِ[32]

ترجمہ :حضرت نجیب بن سری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ (تابعین کے دور میں) کہا جاتا تھا: "کوئی بھی شخص کسی (امرد) کے ساتھ ایک ہی گھر میں رات نہ گزارے۔"

قومِ لوط کے عمل میں مبتلا لوگوں کی درجہ بندی

قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ أَبَى السَّائِبِ ، عَنْ أَبَى سَهْلٍ ، قَالَ: " سَيَكُونُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ قَوْمٌ يُقَالُ لَهُمُ اللُّوطِيُّونَ عَلَى ثَلَاثَةِ أَصْنَافٍ: صِنْفٌ يَنْظُرُونَ ، وَصِنْفٌ يُصَافِحُونَ ، وَصِنْفٌ يَعْمَلُونَ ذَلِكَ الْعَمَلَ[33]"

---

[32] الكتاب: ذم الملاهي لابن أبي الدنيا أبو بكر عبد الله بن محمد بن عبيد بن سفيان بن قيس البغدادي الأموي القرشي المعروف بابن أبي الدنيا (ت 281هـ)
بَابٌ: فِي عَمَلِ قَوْمِ لُوطٍ

[33] الكتاب: ذم الملاهي لابن أبي الدنيا أبو بكر عبد الله بن محمد بن عبيد بن سفيان بن قيس البغدادي الأموي القرشي المعروف بابن أبي الدنيا (ت 281هـ)
بَابٌ: فِي عَمَلِ قَوْمِ لُوطٍ

ترجمہ : ابو سہل بیان کرتے ہیں کہ: "عنقریب اس امت میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جنہیں 'لوطی' کہا جائے گا، وہ تین قسم کے ہوں گے: ایک وہ جو (بد نظری سے) دیکھتے ہیں، دوسرے وہ جو (شہوت سے) ہاتھ ملاتے ہیں، اور تیسرے وہ جو وہ (بدکاری والا) عمل کرتے ہیں۔"

گناہ کا ایسا داغ، جسے دنیا کا سارا پانی بھی نہیں دھو سکتا

عَنْ مُجَاهِد ، قَالَ: لَوْ أَنّ الّذِي يَعْمَلُ ذَلِكَ الْعَمَلَ – يَعْنِي عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ – اغْتَسَلَ بِكُلّ قَطْرَةٍ فِي السّمَاءِ وَكُلّ قَطْرَةٍ فِي الْأَرْضِ لَمْ يَزَلْ نَجِسًا[34]

ترجمہ : حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: "جو شخص قومِ لوط والا عمل کرے — اگر وہ آسمان کے ہر قطرے اور زمین کے ہر قطرے سے غسل کرلے، تب بھی وہ (روحانی طور پر) ناپاک ہی رہے گا۔"

فتنے سے بچاؤ: ایک قیمتی نصیحت

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ ، قَالَ: لَا تُجَالِسُوا أَوْلَادَ الْأَغْنِيَاءِ فَإِنّ لَهُمْ صُوَرًا كَصُوَرِ النِّسَاءِ ، وَهُمْ أَشَدُّ فِتْنَةً مِنَ الْعَذَارَى[35]

---

[34] الكتاب: ذم الملاهي لابن أبي الدنيا أبو بكر عبد الله بن محمد بن عبيد بن سفيان بن قيس البغدادي الأموي القرشي المعروف بابن أبي الدنيا (ت 281هـ)

[35] الكتاب: ذم الملاهي لابن أبي الدنيا أبو بكر عبد الله بن محمد بن عبيد بن سفيان بن قيس البغدادي الأموي القرشي المعروف بابن أبي الدنيا (ت 281هـ)

ترجمہ : حسن بن ذکوان سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: "امیروں کی اولاد کے پاس نہ بیٹھا کرو کیونکہ ان کی صورتیں عورتوں جیسی ہوتی ہیں، اور وہ (فتنے کے لحاظ سے) کنواری لڑکیوں سے بھی زیادہ خطرناک ہوتے ہیں۔"

دورِ صدیقی کا واقعہ: بدکاری کی سزا کا فیصلہ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ ، كَتَبَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رضي الله عنه أَنَّهُ وَجَدَ رَجُلًا فِي نَوَاحِي الْعَرَبِ يُنْكَحُ كَمَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ فَجَمَعَ أَبُو بَكْرٍ لِذَلِكَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم ، مِنْهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنهما فَقَالَ عَلِيٌّ: « إِنَّ هَذَا ذَنْبٌ لَمْ تَعْمَلْ بِهِ أمة إِلَّاأُمَّةٌ وَاحِدَةٌ ، فَفَعَلَ اللَّهُ بِهِمْ مَا قَدْ عَلِمتُمْ ، أَرَى أَنْ يُحْرَقَ بِالنَّارِ ، فَاجْتَمَعَ رَأْيُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم أَنْ يُحْرَقَ بِالنَّارِ» فأمر أبو بكر أن يحرق بالنار[36]

ترجمہ : محمد بن المنکدر سے روایت ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ انہوں نے عرب کے علاقوں میں ایک ایسا شخص پایا ہے جس کے ساتھ ویسے ہی (بدکاری) کی جاتی

[36] الكتاب: ذم الملاهي لابن أبي الدنيا أبو بكر عبد الله بن محمد بن عبيد بن سفيان بن قيس البغدادي الأموي القرشي المعروف بابن أبي الدنيا (ت 281هـ) بَابٌ: فِي عَمَلِ قَوْمِ لُوطٍ

ہے جیسے عورت کے ساتھ کی جاتی ہے۔اس معاملے پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کو جمع کیا جن میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"یہ وہ گناہ ہے جو کسی امت نے نہیں کیا سوائے ایک امت کے، پھر اللہ نے ان کے ساتھ جو کیا وہ آپ کو معلوم ہے۔ میری رائے یہ ہے کہ اسے آگ سے جلا دیا جائے۔" چنانچہ رسول اللہ ﷺ کے تمام صحابہ کا اس رائے پر اتفاق ہو گیا کہ اسے آگ سے جلایا جائے، لہذا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اسے آگ سے جلانے کا حکم دیا۔

والدین کی لاپرواہی—بد فعلی کا ایک بڑا سبب

بچے اللہ پاک کی دی ہوئی ایک ایسی امانت ہیں، جن کی حفاظت صرف کھانا کھلانے یا کپڑے پہنانے تک محدود نہیں، بلکہ ان کی اخلاقی اور جسمانی حفاظت بھی والدین کی ذمہ داری ہے۔

1. بچوں کی سنگت سے بے خبری

والدین اکثر اپنے بچوں کے دوستوں کے بارے میں معلومات نہیں رکھتے۔ جب بچہ کسی بڑی عمر کے شخص یا شکاری صفت "دوست" کے ساتھ وقت گزارتا ہے اور والدین اسے محض "دوستی" سمجھ کر نظر انداز کر دیتے ہیں، تو یہی لاپرواہی بد فعلی کا راستہ ہموار کرتی ہے۔

2. انجان لوگوں پر اندھا بھروسہ

کئی والدین اپنے بچوں کو اکیلا چھوڑ کر رشتہ داروں، پڑوسیوں یا ملازموں کے حوالے کر دیتے ہیں۔ "یہ تو ہمارا اپنا ہے" یا "یہ تو بہت نیک انسان ہے" جیسا گمان اکثر بچے کی زندگی کی سب سے بڑی غلطی ثابت ہوتا ہے۔

3. **بچوں کی خاموشی کو نہ سمجھنا** جب بچے کی طبیعت میں تبدیلی آئے، وہ سہما ہوا رہے، یا کسی خاص شخص کے پاس جانے سے روئے، تو لاپرواہ والدین اسے بچے کی "ضد" سمجھ کر نظر انداز کر دیتے ہیں۔ والدین کی یہ خاموشی مجرم کو مزید طاقتور بنا دیتی ہے۔

4. ڈیجیٹل لاپرواہی (موبائل کا بے جا استعمال)

آج کل والدین بچوں کو موبائل دے کر خود مصروف ہو جاتے ہیں۔ انٹرنیٹ پر موجود فحش مواد اور سوشل میڈیا پر انجان لوگوں سے رابطے بچے کو بدفعلی کی دلدل کی طرف لے جاتے ہیں۔

"غفلت کی قیمت" (ایک سبق آموز کہانی)

سارنگ ایک دس سال کا معصوم بچہ تھا۔ اس کے والدین اپنے کاروبار اور گھریلو کاموں میں اتنے مصروف ہوتے تھے کہ انہیں یہ خبر ہی نہیں ہوتی تھی کہ سارنگ کہاں ہے اور کس سے ملتا ہے۔ سارنگ کا ایک دور کا رشتہ دار، جسے سب "چاچو فیضو" کہتے تھے، اکثر سارنگ کو تحفے دیتا اور اسے اپنے گھر لے جاتا تھا۔

سارنگ کی ماں کہتی تھی: "فیضو تو ہمارا اپنا ہے، سارنگ اس کے پاس خوش رہتا ہے۔" لیکن انہیں یہ معلوم نہ تھا کہ فیضو اس سادگی کی آڑ میں سارنگ کے ذہن کو گندا کر رہا تھا۔ ایک دن جب گھر میں کوئی نہ تھا، فیضو نے سارنگ کے ساتھ بدفعلی کی۔

سارنگ جب گھر لوٹا تو اس کے قدموں میں لرزش تھی اور آنکھوں میں آنسوؤں کا نہ تھمنے والا دریا۔ اس کی روح پر لگے زخم ایسے تھے جن کا اظہار وہ لفظوں میں نہیں کر سکتا تھا۔ وہ چیخ کر اپنی ماں کی گود میں پناہ لینا چاہتا تھا، لیکن قدرت کا المیہ دیکھیں... اس کی ماں گھریلو کاموں کے جنجال میں اتنی الجھی ہوئی تھی کہ اسے اپنے بچے کی آنکھوں میں لکھی "درد کی داستان" نظر ہی نہ آئی۔

اس نے بنا سر اٹھائے، بے رخی سے کہا: "سارنگ! جاؤ منہ دھولو، یقیناً پھر کسی بچے سے لڑ کر آئے ہو گے۔ میرا سر نہ کھاؤ، پہلے ہی بہت کام پڑا ہے۔"

ماں کے ان الفاظ نے سارنگ کی امیدوں کے آخری دیے کو بھی بجھا دیا۔ وہ اپنے باپ کو بتانا چاہتا تھا، لیکن وہاں بھی خاموشی اور مصروفیت کی دیوار تھی۔ والدین کی یہ معمولی لاپرواہی فیضو جیسے درندے کے لیے

ایک کھلا راستہ بن گئی۔ فیضو سمجھ گیا کہ اس معصوم کا کوئی محافظ نہیں، اس لیے اس نے بلیک میلنگ اور ظلم کا دائرہ مزید تنگ کر دیا۔

دن گزرتے گئے، سارنگ کا پھول جیسا چہرہ کملا گیا، اس کی کھیل کود ختم ہو گئی اور وہ ایک زندہ لاش بن گیا۔ جب سارنگ کی صحت بالکل بگڑ گئی اور وہ بستر سے لگ گیا، تب والدین کی غفلت والی نیند تو ٹوٹی... لیکن افسوس کہ تب تک بہاریں لٹ چکی تھیں اور سارنگ کی معصومیت کے پھول ہمیشہ کے لیے مرجھا چکے تھے۔

والدین کے لیے عبرتناک نکات

- **بچوں کے دوست بنیں :** بچوں کو اتنا اعتماد دیں کہ وہ ہر بات آپ سے شیئر کریں۔
- **مشکوک رشتوں سے پرہیز :** کسی بھی ایسے رشتہ دار یا دوست پر اندھا بھروسہ نہ کریں جو آپ کے بچے سے غیر ضروری قربت رکھے۔
- **نظر رکھیں :** بچے کے کھیل، اس کے دوستوں اور اس کے موبائل فون پر خاموشی سے نظر رکھیں۔
- **سچ کو قبول کریں :** اگر بچہ کسی کے خلاف شکایت کرے تو اسے جھوٹا نہ سمجھیں، بلکہ فوری طور پر جانچ پڑتال کریں۔

بچوں کا تحفظ اور والدین کی ذمہ داری: ایک جامع رہنمائی

تعلیمی ادارے اور درسگاہیں بچے کی مستقبل سازی کے مراکز ہیں، لیکن وہاں موجود کچھ کالی بھیڑیں بچے کی معصومیت کو داغدار کر سکتی ہیں۔

1.بچے سے بیحد قربت اور روزانہ گفتگو

- **کھلی گفتگو کا ماحول :** روزانہ کم از کم 20 منٹ بچے کے ساتھ تنہائی میں بیٹھ کر بات کریں۔
- **تفصیلی سوالات پوچھیں :** صرف یہ نہ پوچھیں کہ "پڑھائی کیسی رہی؟" بلکہ پوچھیں: "آج تمہیں سب سے زیادہ خوشی کس بات پر ہوئی؟"، "کس استاد نے تمہیں سب سے زیادہ پیار کیا؟"، "کیا کسی کی کسی بات نے تمہیں پریشان تو نہیں کیا؟"

2.جسمانی حدود کی شرعی واخلاقی تعلیم

- **پرائیویٹ پارٹس کا تصور :** بچے کو سمجھائیں کہ جسم کے وہ حصے جو لباس (Underwear) سے ڈھکے ہوتے ہیں، وہ "پرائیویٹ" ہیں۔
- **حفاظتی اصول :** بچے کو سکھائیں کہ کوئی بھی شخص (خواہ وہ استاد ہو، قاری صاحب ہوں یا رشتہ دار) اسے ان حصوں پر ہاتھ نہیں لگا سکتا، اسے برہنہ نہیں کر سکتا اور نہ ہی اس کے سامنے خود برہنہ ہو سکتا ہے۔

" .3خراب چھونا (Bad Touch) " کی پہچان

- اگر کوئی بڑا بچے کو گود میں بٹھا کر غیر ضروری طور پر زور سے بھینچ کر پیار کرے، رانوں پر ہاتھ رکھے، یا ہونٹوں پر بوسہ دے، تو بچے کو معلوم ہونا چاہیے کہ یہ "بری نیت" ہے۔
- اگر کوئی استاد بچے کو "اضافی پڑھائی" یا "انعام" کے نام پر چھٹی کے بعد اکیلا روکتا ہے، تو یہ خطرے کی گھنٹی ہے۔

" .4خفیہ باتوں" کے سحر کو توڑنا

- **گندے راز :** بچے کو سمجھائیں کہ اگر کوئی کہے کہ "یہ بات ماں کو نہ بتانا ورنہ وہ مر جائے گی"، تو یہ ایک "گندا راز" ہے اور یہ بات فوراً گھر میں بتانی ہے۔

.5 ادارے کا انتخاب اور مسلسل جانچ

- **اچانک دورہ :** مہینے میں ایک دو بار بنا بتائے بچے کی درسگاہ یا اسکول جائیں۔ دیکھیں کہ بچہ کہاں اور کس حال میں بیٹھا ہے۔
- **شفافیت :** اس بات کو یقینی بنائیں کہ جہاں بچے پڑھ رہے ہیں وہاں پردے لٹکے ہوئے نہ ہوں یا کمرے اندر سے بند نہ ہوں۔

.6 رویوں میں تبدیلی کی نفسیاتی پرکھ

اگر بچہ اچانک کسی خاص شخص سے ڈرنے لگے، روزانہ اسکول جانے پر پیٹ درد یا سر درد کا بہانہ کرے، بلاوجہ روئے یا بستر پر پیشاب کرنے لگے، تو یہ خطرے کی علامات ہو سکتی ہیں۔

والدین کے لیے آخری نصیحت : آپ کا بچہ آپ کی زندگی کا سب سے قیمتی اثاثہ ہے۔ دنیا کی کوئی بھی مصروفیت آپ کے بچے کے تحفظ سے بڑھ کر نہیں ہے۔ باخبر رہیں اور اپنے بچے کو احساس دلاتے رہیں کہ " **: بیٹا! ہم تمہارے پیچھے کھڑے ہیں، تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔"**

آپ کی یہ تحریر مدارس اور تعلیمی اداروں میں بچوں کے تحفظ کے لیے ایک بہترین عملی گائیڈ (Practical Guide) اور ایک جھنجھوڑ دینے والا واقعہ ہے۔ اس کا اردو ترجمہ درج ذیل ہے:

"پاکیزہ درسگاہ: بچوں کے ساتھ زیادتی کی روک تھام اور احتیاطی حکمتِ عملی"

انتظامی اور تعمیراتی تبدیلیاں .1

: مدرسے کی عمارت اور رہائش کا نظام ایسا ہونا چاہیے جو بد فعلی کے مواقع کو ختم کر دے

- **روشن اور کھلے کمرے:** طلبہ کے کمرے اور ہال روشن اور ہوادار ہوں۔ اندھیرے کونوں اور چھپے ہوئے راستوں کو ختم کیا جائے۔
- **سی سی ٹی وی کیمرے:** مدرسے کے برآمدوں، داخلی راستوں اور مشترکہ ہالز میں کیمرے لگائے جائیں (بچوں کی پرائیویسی کا خیال رکھتے ہوئے غسل خانوں میں نہ ہوں)۔
- **غسل خانوں کا نظام:** غسل خانوں کے دروازے اوپر اور نیچے سے تھوڑے کھلے ہوں تاکہ اندر ایک سے زائد افراد کی موجودگی کا پتہ چل سکے۔

نگرانی اور پہرہ (Supervision) .2

- **رات کی نگرانی:** رات کو جب طلبہ سو رہے ہوں، اساتذہ یا نگرانوں کی ڈیوٹی لگائی جائے جو وقفے وقفے سے چکر لگائیں۔
- **بڑوں اور چھوٹوں کی علیحدگی:** بڑی عمر کے طلبہ (بالغوں) اور چھوٹے بچوں کے کمرے، بیٹھنے کی جگہیں اور کھانے پینے کے اوقات الگ الگ رکھے جائیں۔ انہیں آپس میں زیادہ میل جول سے روکا جائے۔

اساتذہ اور عملے کا انتخاب .3

- **کردار کی جانچ:** مدرسے میں استاد یا کوئی بھی ملازم رکھتے وقت اس کے ماضی اور کردار کی سختی سے جانچ کی جائے۔

- **تربیت:** اساتذہ کو بچوں کے تحفظ (Child Protection) کے بارے میں خاص تربیت دی جائے تاکہ وہ بچوں کے غیر معمولی رویوں کو سمجھ سکیں۔

4. طلبہ کی ذہنی و جسمانی تربیت

- **خوف کے بجائے شعور:** طلبہ کو "گڈ ٹچ اور بیڈ ٹچ" (Good Touch & Bad Touch) کے بارے میں اسلامی و اخلاقی دائرے میں رہ کر آگاہی دی جائے۔
- **شکایت کا نظام:** مدرسے میں ایک "شکایتی باکس" ہونا چاہیے جہاں طالب علم نام ظاہر کیے بغیر کسی بھی بدتمیزی یا غلط حرکت کی شکایت کر سکے۔

5. اسلامی احکامات پر سختی سے عمل

- **بستروں کی علیحدگی:** حدیثِ نبوی ﷺ کی روشنی میں دس سال کی عمر سے بچوں کے بستر الگ کر دیے جائیں۔ ایک بستر پر دو طالب علم کبھی نہ سوئیں۔
- **لباس اور پردہ:** طلبہ کو سکھایا جائے کہ وہ ایک دوسرے کے سامنے برہنہ نہ ہوں اور اپنے ستر کا سختی سے خیال رکھیں۔

6. والدین کا کردار

- **والدین سے رابطہ:** انتظامیہ والدین سے مسلسل رابطے میں رہے۔ جب بچہ گھر جائے تو والدین سے پوچھا جائے کہ اس کے رویے میں کوئی تبدیلی تو نہیں آئی؟
- **اچانک ملاقات:** والدین کو اجازت ہو کہ وہ کسی بھی وقت آکر اپنے بچے کی خیریت معلوم کر سکیں۔

7. سخت سزا اور قانونی کارروائی

اگر کوئی بھی استاد یا بڑا طالب علم ایسی حرکت میں ملوث پایا جائے، تو اسے صرف مدرسے سے نکالنا کافی نہیں، بلکہ اس کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے تاکہ دوسروں کے لیے عبرت بنے۔

مقدس لباس میں چھپا گناہ"–ایک معصوم کی فریاد"

زید ایک بہت چھوٹا اور معصوم بچہ تھا، جو مدرسے میں قرآن کریم کا ناظرہ پڑھتا تھا۔ زید کے قاری صاحب، جن کا نام "قاری سجن" تھا، پورے علاقے میں اپنی خوش الحانی اور نیکی کی وجہ سے مشہور تھے۔ لوگ ان پر اتنا بھروسہ کرتے تھے کہ اپنے بچوں کو رات کے وقت مدرسے میں چھوڑنے میں بھی کوئی عیب نہیں سمجھتے تھے۔

قاری صاحب نے زید کو اپنی "خاص شفقت" کا نشانہ بنایا۔ وہ زید سے کہتے: "بیٹا! تمہاری **:مکر کی شروعات** پڑھائی میں کچھ غلطیاں ہیں، تم چھٹی کے بعد آدھا گھنٹہ زیادہ رکا کرو تاکہ میں تمہیں الگ سے سکھاؤں۔" زید بیچارہ اسے اپنی خوش نصیبی سمجھتا تھا کہ قاری صاحب اسے اتنا وقت دے رہے ہیں۔

ایک شام، جب سب بچے مدرسے سے چلے گئے اور باہر سے مغرب کی اذان سنائی دے رہی **:حیا کا قتل** تھی، قاری صاحب نے زید کو اپنے حجرے (کمرے) میں بلایا۔ انہوں نے باہر کے دروازے کو کنڈی لگا دی۔ زید کو پہلے تو کچھ سمجھ نہ آیا، لیکن جب قاری صاحب نے اپنی بدکاری کی شروعات کی، تو زید ڈر کے مارے چیخنا چاہتا تھا، پر قاری صاحب نے اسے انتہائی وحشیانہ لہجے میں دھمکاتے ہوئے کہا: "میں ایک بڑا آدمی ہوں، سب میری عزت کرتے ہیں۔ تمہاری بات پر کوئی یقین نہیں کرے گا، الٹا تمہیں ہی مدرسے سے نکال کر ذلیل کیا جائے گا۔"

اس ایک بدکار شخص نے قرآن پڑھانے والے ہاتھوں سے اس بچے کی عزت تار تار کر دی۔

:اس واقعے سے حاصل ہونے والے سبق (کتاب کے لیے)

1. **اندھا بھروسہ نہ کریں:** والدین کو چاہیے کہ خواہ کوئی کتنا ہی نیک کیوں نہ لگے، اپنے بچوں کو کبھی بھی تنہائی میں کسی کے حوالے نہ کریں۔
2. **طاقت اور رعب کے زور پر بلیک میلنگ:** بدکار لوگ اکثر اپنی طاقت یا عہدے کا رعب دکھا کر بچے کو خاموش کرواتے ہیں۔ بچے کو پتہ ہونا چاہیے کہ وہ والدین سے بات کر سکتا ہے۔
3. **انتظامیہ کی ذمہ داری:** مدرسے کے مہتمم کو چاہیے کہ وہ حجروں کے دروازے شیشے والے بنوائیں تاکہ باہر سے نظر آ سکے، اور کسی کو بھی بچوں کے ساتھ تنہائی میں بیٹھنے کی اجازت نہ ہو۔
4. **بچوں کا معائنہ:** اگر بچہ قرآن پڑھنے یا مدرسے جانے کے وقت روئے یا گھبرائے، تو اسے معمولی نہ سمجھیں۔

"اے قرآن کے قاری! تمہاری زبان پر تو رب کا کلام ہے، پر تمہارے عمل میں اگر شیطان چھپا ہے تو یاد رکھ! جس معصوم کو تو نے اپنی ہوس کا نشانہ بنایا ہے، اس کی فریاد تیری پوری عبادت کو خاک میں ملا دے گی۔" خدا کے گھر میں بیٹھ کر خدا کے بندوں سے خیانت کرنے جیسا دوسرا کوئی بڑا گناہ نہیں ہے۔

دوستی اور یاری کی اوٹ میں بدفعلی—ایک سماجی ناسور

دوستی کا رشتہ اعتماد، سچائی اور ایک دوسرے کی مدد پر مبنی ہوتا ہے۔ لیکن جب اس رشتے میں شہوت اور غیر فطری خواہشات شامل ہو جائیں، تو یہ رشتہ "دوستی" نہیں بلکہ ایک "نفسیاتی اور اخلاقی وار" بن جاتا ہے۔

1.اعتماد کاناجائز فائدہ(Breach of Trust)

بدفعلی یالواطت کی شروعات اکثر اچانک نہیں ہوتی، بلکہ اس کے پیچھے ایک طویل منصوبہ بندی ہوتی ہے۔

- **شکاری ذہنیت :** بدکار شخص پہلے سادہ لوح نوجوان یا بچے سے گہری دوستی کرتا ہے، اسے تحفے دیتا ہے، اس کی ضرورتیں پوری کرتا ہے اور اسے یقین دلاتا ہے کہ وہ اس کا سب سے بڑا خیر خواہ ہے۔
- **جذباتی بلیک میلنگ :** جب اعتماد مکمل ہو جاتا ہے، تب یہ دوستی آہستہ آہستہ غیر فطری قربت میں بدلنے لگتی ہے۔

2.دوستی کے نام پر گمراہی(The Trap of Peer Pressure)

نوجوان نسل میں اکثر "یاری نبھانے" کے نام پر ایک دوسرے کو غلط کاموں کی طرف راغب کیا جاتا ہے۔

- **جھوٹے دلاسے** " : یاری ہے تو اتنا بھی نہیں کروگے ؟" یا" یہ تو مردانگی کی نشانی ہے" جیسے جملے کہہ کر معصوم ذہنوں کو گندگی کی دلدل میں دھکیل دیا جاتا ہے۔
- **منشیات کا استعمال :** اکثر دوستی کی محفلوں میں پہلے سگریٹ، نسوار یا منشیات کا عادی بنایا جاتا ہے، تاکہ انسان کا ہوش کم ہو جائے اور وہ بدفعلی کو روکنے کی سکت نہ رکھ سکے۔

3.سماجی اور نفسیاتی اثرات(Social & Psychological Impact)

جب دوستی کی آڑ میں کسی کے ساتھ بدفعلی کی جاتی ہے، تو اس کے نتائج انتہائی بھیانک ہوتے ہیں:

- **رشتوں سے اعتبار کا اٹھ جانا:** جس انسان کے ساتھ اس کے اپنے دوست نے خیانت کی ہو، وہ پوری زندگی کسی دوسرے انسان پر بھروسہ نہیں کر پاتا۔ اس کی شخصیت میں شک اور خوف گھر کر جاتا ہے۔
- **اندرونی کرب:** مفعول (جس کے ساتھ بدفعلی ہوئی) خود کو گندہ اور ذلیل سمجھنے لگتا ہے، جس کی وجہ سے وہ اکثر شدید ڈپریشن کا شکار ہو جاتا ہے۔

.4 بدفعلی کو "تفریح" سمجھنے کی غلطی

کچھ نوجوان اپنی دوستوں کی محفلوں میں اس غلیظ **فعل** کو **محض** "وقت گزاری" یا "مذاق" سمجھتے ہیں۔ وہ نہیں جانتے کہ یہ **مذاق** ان کے جسم کو بے شمار بیماریوں (جیسے ایڈز، ہیپاٹائٹس) کی طرف دھکیل رہا ہے اور ان کی آخرت تباہ کر رہا ہے۔

.5 والدین کے لیے لمحہ فکریہ (Advice for Parents)

- **دوستوں پر نظر:** اپنے بچوں کے دوستوں کے بارے میں جانکاری رکھیں۔ اگر کوئی بڑی عمر کا شخص آپ کے بچے سے غیر ضروری قربت یا "دوستی" رکھتا ہے، تو فوری طور پر خبردار ہو جائیں۔
- **تربیت اور اعتماد:** بچوں سے ایسا تعلق رکھیں کہ وہ کسی بھی غلط حرکت کے بارے میں آپ کو بتا سکیں۔

.6 اسلامی اور اخلاقی حدود

اسلام نے ہمیں دوستی کے آداب سکھائے ہیں۔

- **پردے اور حیا کے اصول :** اسلام میں مردوں کے لیے بھی کچھ حدود ہیں۔ بلا ضرورت تنہائی میں غیر فطری قربت سے روکا گیا ہے تاکہ شیطان کو راستہ نہ ملے۔
- **سچی دوستی کی پہچان :** سچا دوست وہ ہے جو آپ کو گناہ سے بچائے اور جنت کا راستہ دکھائے، نہ کہ وہ جو آپ کی عزت اور صحت سے کھیلے۔

نتیجہ : دوستی ایک خوبصورت پھول ہے، اسے بدفعلی کے کانٹوں سے زخمی نہ کریں۔ جو شخص دوستی کی آڑ میں کسی کی عزت لوٹتا ہے، وہ "دوست" نہیں بلکہ آستین کا سانپ ہے۔

یاد رکھ! وہ یاری یاری نہیں جو تجھے تیرے رب سے دور کرے اور تیری حیا کا جنازہ نکال دے۔

ایک سبق آموز واقعہ: دوستی کی آڑ میں لٹی عزت

اسلم ایک سادہ، شریف اور با اخلاق نوجوان تھا، جو اپنی پڑھائی میں مصروف رہتا تھا۔ اس کی ملاقات ایک دن اکرم نامی شخص سے ہوئی، جو عمر میں اسلم سے چند سال بڑا تھا۔ اکرم بہت میٹھا بولنے والا اور ظاہری طور پر بہت ہمدرد نظر آتا تھا۔

جال بچھانے کی شروعات : اکرم نے پہلے اسلم سے بہت زیادہ قربت پیدا کی۔ وہ اسلم کو تحفے دیتا، اسے ہوٹلوں پر کھانا کھلاتا اور ہمیشہ یہ احساس دلاتا کہ: "اسلم! تم میرے چھوٹے بھائی کی طرح ہو، تمہاری ہر ضرورت پوری کرنا میرا فرض ہے۔" اسلم اس ظاہری محبت کو سچی دوستی سمجھ بیٹھا اور اسے اپنا سب سے بڑا خیر خواہ تسلیم کر لیا۔

اعتماد کا غلط فائدہ : ایک دن اکرم نے اسلم سے کہا: "یار! آج گھر میں کوئی نہیں ہے، آؤ مل کر پڑھتے ہیں اور کچھ گیمز کھیلتے ہیں۔" اسلم، جس کے دل میں کوئی میل نہ تھا، بنا کسی سوچ کے اکرم کے گھر چلا گیا۔ وہاں اکرم نے اسے جوس پلانے کے بہانے کوئی ایسی چیز ملا کر دے دی، جس سے اسلم کے عقل و ہوش پر پردہ پڑ گیا۔

عزت کا جنازہ : اکرم نے اسلم کی بے ہوشی اور اعتماد کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے اس کے ساتھ غیر فطری بد فعلی کی۔ جب اسلم کو ہوش آیا اور اسے معلوم ہوا کہ اس کے ساتھ کیا حادثہ ہو چکا ہے، تو اس کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی۔ جس شخص کو وہ اپنا محسن سمجھتا تھا، اسی نے اس کی سب سے قیمتی چیز—اس کی عزت اور حیا—لوٹ لی تھی۔

بلیک میلنگ کا عذاب : اسلم نے جب روتے ہوئے اکرم کو ملامت کی، تو اکرم شرمسار ہونے کے بجائے اسے دھمکانے لگا: "اگر تم نے کسی کو بتایا، تو میں پورے شہر میں مشہور کر دوں گا کہ تم خود میرے پاس آئے تھے۔ تمہاری بھی بدنامی ہو گی اور تمہارے گھر والوں کا سر بھی جھک جائے گا۔"

نتیجہ اور عبرت : اسلم کئی مہینے شدید ذہنی اذیت اور ڈپریشن میں رہا۔ وہ نہ کسی کو بتا سکا اور نہ ہی اکرم کے اس شکنجے سے نکل سکا۔ ایک غلط دوستی نے اس کی پوری زندگی، پڑھائی اور نفسیات کو برباد کر دیا۔ وہ جسے اپنی ڈھال سمجھتا تھا، وہی اس کی عزت کا قاتل نکلا۔

اس واقعے سے حاصل ہونے والے سبق:

1. **ہر چمکتی چیز سونا نہیں ہوتی :** ہر وہ شخص جو آپ سے میٹھا بولے یا تحفے دے، ضروری نہیں کہ وہ آپ کا سچا دوست ہو۔

2. **تنہائی سے پرہیز:** کسی بھی دوست کے ساتھ، خواہ وہ کتنا ہی قریبی کیوں نہ ہو، ایسی تنہائی میں جانے سے گریز کریں جہاں کوئی تیسرا موجود نہ ہو۔
3. **خاموشی گناہ ہے:** اگر خدانخواستہ کسی کے ساتھ ایسا واقعہ پیش آئے، تو بلیک میلر سے ڈرنے کے بجائے اپنے والدین کو باخبر کریں۔ ابتدائی خاموشی مجرم کو مزید طاقتور بناتی ہے۔
4. **والدین کی تربیت:** اپنے بچوں کو سکھائیں کہ "دوستی" کی بھی ایک حد ہوتی ہے، اور اس حد کو پار کرنا بربادی کا راستہ ہے۔

"اے نوجوان! ہوشیار رہ، تیری معصومیت کسی کا شکار نہ بن جائے۔ دوستی صرف ساتھ دینے کا نام نہیں، بلکہ ایک دوسرے کی عزت کی حفاظت کا نام ہے۔"

بناؤ سنگھار کی نمائش اور اخلاقی خطرات: ایک تفصیلی تجزیہ

خوبصورتی اور نفاست پسندی یقیناً انسانی فطرت کا حصہ ہیں۔ اسلام بھی صفائی اور اچھے لباس کو پسند کرتا ہے۔ لیکن جب یہی نفاست اپنی حدود کو پار کر کے "نمائش (Show-off)" بن جائے، تو یہ ایک سماجی فتنے کا روپ اختیار کر لیتی ہے۔ خاص طور پر مردوں میں ضرورت سے زیادہ آرائش، زنانہ نزاکت اور اسٹائل کے نام پر جسم کی نمائش، معاشرے کے بیمار ذہن رکھنے والے اور بدکردار لوگوں کے لیے ایک کھلی دعوت بن جاتی ہے۔

نفسیاتی اور سماجی پہلو

بد فطرت لوگ ہمیشہ ایسے شکار کی تلاش میں ہوتے ہیں جو ذہنی یا ظاہری طور پر "نرم" محسوس ہوں۔ جب کوئی نوجوان حد سے زیادہ بناؤ سنگھار کرتا ہے، تو وہ شعوری یا لاشعوری طور پر ایسے لوگوں کی توجہ اپنی جانب مبذول کرواتا ہے جو لواطت جیسے گندے فعل کے عادی ہوتے ہیں۔

مزید مثالیں اور صورتیں:

1. **عورتوں جیسی ادائیں :(Effeminacy)** کچھ نوجوان فیشن کے نام پر اپنی گفتگو، چال ڈھال اور لہجے میں نزاکت پیدا کرتے ہیں۔ یہ "زنانہ پن" بدکردار مردوں کو اشتعال دلاتا ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ یہ شخص آسانی سے ان کے چنگل میں آ سکتا ہے۔
2. **تنگ اور نمائشی لباس :** ایسا لباس پہننا جس سے جسم کے اعضا نمایاں ہوں یا جو محض دکھاوے کے لیے ہو، بیمار ذہن رکھنے والوں کی ہوس کو بڑھاتا ہے۔
3. **زیورات اور خوشبوؤں کا حد سے زیادہ استعمال :** مرد کے لیے سادگی ہی زینت ہے۔ لیکن جب مرد عورتوں کی طرح گہنوں، زیورات اور انتہائی تیز خوشبوؤں کا استعمال کرتے ہیں، تو وہ غلط لوگوں کی نظروں میں آ جاتے ہیں۔

"نزاکت کا نتیجہ" (عبرتناک واقعہ)

ایک کالج کا طالب علم "ارسلان" اپنے اسٹائل اور بناؤ سنگھار کی وجہ سے پورے علاقے میں مشہور تھا۔ وہ گھنٹوں آئینے کے سامنے بیٹھ کر خود کو سنوارتا تھا۔ اس کی چال میں ایک عجیب سی نزاکت تھی۔ ایک دن علاقے کے ایک بااثر مگر بدکردار شخص نے، جو پیسے کے زور پر نوجوانوں کو پھنساتا تھا، ارسلان کو مہنگا موبائل فون تحفے میں دینے کا بہانہ کیا۔ ارسلان اپنی ظاہری چمک

دمک کے نشے میں اتنا گم تھا کہ وہ اس شخص کی بدنیتی کو نہ سمجھ سکا۔ نتیجے میں، وہ ایک ایسے حادثے کا شکار ہوا جس نے اسے عمر بھر کے لیے نفسیاتی مریض بنا دیا۔ اسے احساس ہوا کہ اس کا "اسٹائلش" ہونا ہی اس کے لیے مصیبت بن گیا۔

اس برائی سے بچنے کے عملی طریقے

- **مردانگی اور وقار کو قائم رکھنا:** نوجوانوں کو چاہیے کہ وہ اپنی گفتگو، لباس اور چال میں مردانہ وقار اور رعب برقرار رکھیں۔ حیا صرف آنکھوں میں نہیں ہوتی، بلکہ یہ انسان کی پوری شخصیت سے ظاہر ہونی چاہیے۔
- **حد سے زیادہ آرائش سے پرہیز:** اچھا لباس پہننا چاہیے، مگر ایسا نہیں جو فتنے کا سبب بنے۔ سادگی انسان کو کئی گناہوں سے محفوظ رکھتی ہے۔
- **مشکوک لوگوں سے فاصلہ:** اگر کوئی بڑی عمر کا شخص یا کوئی بدکردار آدمی آپ کی خوبصورتی یا لباس کی غیر ضروری تعریف کرے، تو سمجھ جائیں کہ نیت میں کھوٹ ہے۔ ایسی تعریف پر خوش ہونے کے بجائے فوراً کنارہ کشی اختیار کرنی چاہیے۔
- **سیرت پر توجہ دینا:** ظاہری صورت کو چمکانے جتنا وقت سیرت اور کردار کو سنوارنے پر صرف کیا جائے۔ ایک باکردار اور مضبوط شخصیت رکھنے والے نوجوان پر کوئی بھی بدفطرت شخص میلی آنکھ اٹھانے کی جرات نہیں کرتا

یادرکھیں ! جسم کی نمائش ہمیشہ روح کی تباہی کا سبب بنتی ہے۔ حقیقی نفاست وہ ہے جو انسان کو معتبر بنائے، نہ کہ وہ جو اسے بازار کی "زینت" بنا کر بدکرداروں کا شکار بنا دے۔ سادگی اور حیا وہ مضبوط ہتھیار ہیں جو لواطت جیسے ناسور سے نوجوانوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

ہنر کی سیکھ یا بچوں کی زندگی کا سودا؟

دکانوں اور ورکشاپوں پر بچوں کی حفاظت کے لیے احتیاطی تدابیر

1. **استاد کی پرکھ :** بچے کو کسی کاریگر کے پاس بٹھانے سے پہلے اس کی ذاتی زندگی اور اخلاق کے بارے میں مارکیٹ کے دیگر لوگوں سے خفیہ تحقیق کریں۔

2. **تنہائی سے پرہیز :** بچے کو تربیت دیں کہ وہ دکان کے پیچھے موجود اندھیرے گوداموں یا بند کمروں میں کسی کاریگر کے ساتھ اکیلا نہ جائے۔

3. **وقت کی پابندی :** مالک سے طے کریں کہ بچہ سورج ڈھلنے سے پہلے گھر پہنچے گا۔ رات دیر تک "اوور ٹائم" کے بہانے روکنا خطرے کی گھنٹی ہے۔

4. **شعور :** بچے کو سمجھائیں کہ اگر استاد پیار کے بہانے حساس اعضاء کو ہاتھ لگائے یا گندی فلم دکھائے، تو یہ "شفقت" نہیں بلکہ "حملہ" ہے اور فوراً گھر بتائے۔

5. **اچانک دورے :** والدین کبھی کبھار بغیر بتائے دکان پر چکر لگائیں۔ باپ کی موجودگی کا اثر مجرم کو باز رکھتا ہے۔

6. **تحفوں کا جال :** اگر کوئی کاریگر یا سیٹھ بچے کو اپنی جیب سے پیسے یا مہنگے تحفے دے، تو خبردار ہو جائیں۔

7. **اعتماد کا رشتہ :** بچے کو گھر میں ایسا ماحول دیں کہ وہ آپ کو اپنا دوست سمجھے اور ہر بات بتا سکے۔

ہمارے معاشرے میں کہا جاتا ہے کہ "استاد باپ کے برابر ہے"، لیکن جب ہنر سکھانے والا ہی دشمن بن جائے تو یہ سب سے بڑا سماجی جرم ہے۔

واقعہ: "استادی کا بھرم اور زخمی روح"

عارف ایک غریب گھر کا بچہ تھا۔ اس کی ماں نے اسے موٹر مکینک کی ورکشاپ پر اس امید سے داخل کرایا کہ وہ ہنر سیکھ کر گھر کا سہارا بنے گا۔ ورکشاپ کا مالک "استاد اکو" شہر کا مشہور کاریگر تھا اور ظاہری طور پر عارف کو بیٹوں کی طرح سمجھتا تھا۔

جال بچھانے کا طریقہ : استاد اسے اکثر دیر تک ورکشاپ پر روک لیتا۔ کہتا کہ "بیٹا! اگر جلدی کام سیکھنا ہے تو تمہیں میرے ساتھ تنہائی میں وقت گزارنا ہو گا، میں تمہیں ایسے

گر سکھاؤں گا جو دوسروں کو نہیں بتاتا۔" معصوم عارف شوقِ ہنر میں یہ مکاری نہ سمجھ سکا۔

بدفعلی : ایک دن جب سب مزدور چلے گئے، استاد نے عارف کو ایک خراب انجن کے بہانے پچھلے کمرے میں بلایا اور وہاں اپنی جسمانی طاقت اور استادی کے رعب کا استعمال کرتے ہوئے اس کے ساتھ بدفعلی کی۔ عارف نے مزاحمت کی تو اسے دھمکایا گیا: "اگر کسی کو بتایا تو تمہارے باپ سے کہوں گا کہ تمہارا بیٹا چور ہے، پیسے چوری کرتے پکڑا گیا ہے۔ غریب شاگرد کی بات پر کوئی یقین نہیں کرے گا، میں تمہارے پورے خاندان کو بدنام کر دوں گا۔"

نفسیاتی بربادی : عارف اس دھمکی سے اتنا ڈر گیا کہ کئی دنوں تک چھپ چھپ کر روتا رہا۔ اسے ہنر سیکھنے سے نفرت ہو گئی۔

اس واقعے سے حاصل ہونے والے اسباق:

1. **استادی کا رعب :** بدکار کاریگر اکثر "نوکری سے نکالنے" یا "چوری کے جھوٹے الزام" کی دھمکی دے کر بچوں کو خاموش کراتے ہیں۔
2. **سچ بولنے کی طاقت :** بچوں کو سکھائیں کہ کسی ظالم کی دھمکی سے نہ ڈریں۔ عزت ہنر سے زیادہ قیمتی ہے۔

3. **والدین کی ذمہ داری :** اگر بچہ اچانک کام پر جانے سے انکار کرے تو فوری وجہ تلاش کریں۔

4. **ظلم سہنا گناہ ہے :** بچوں کو بتائیں کہ سچ بولنا گناہ نہیں، بلکہ کسی کے آگے جھک کر ظلم سہنا گناہ ہے

5. اے ہنر سکھانے والے استاد! تمہاری استادی کا بھرم تبھی ہے جب تمہارا شاگرد تمہارے ہاتھوں میں محفوظ ہو۔ جب تم طاقت کے زور پر کسی غریب کی عزت پامال کرتے ہو، تب تم استاد نہیں بلکہ ایک ایسے راہزن ہو جس پر قدرت کی لعنت نازل ہوتی ہے

لواطت کے شادی شدہ زندگی پر اثرات اور تباہیاں

لواطت (بد فعلی) کا شکار مرد جب شادی کرتا ہے، تو وہ اکثر ایک ناکام شوہر ثابت ہوتا ہے۔ اس برے فعل کے ازدواجی زندگی پر کچھ اہم اثرات یہ ہیں:

1. جنسی کمزوری اور نامردی (Sexual Impotence)

بد فعلی کی وجہ سے مرد کے مخصوص اعضاء اور رگیں کمزور ہو جاتی ہیں۔ غیر فطری طریقے سے اپنی شہوت پوری کرنے کی وجہ سے، قدرتی اور فطری طریقے (بیوی سے ہمبستری) میں اسے وہ لذت نہیں ملتی۔ جس کے نتیجے میں:

- وہ اپنی اہلیہ کا حق پورا کرنے کے لائق نہیں رہتا۔
- "سرعتِ انزال" (وقت سے پہلے فارغ ہونا) اور "مردانہ کمزوری" جیسی بیماریاں اسے گھیر لیتی ہیں۔

2. بیوی سے بیزاری اور عدم توجہی

لواطت کا عادی مرد نفسیاتی طور پر اپنی ہی جنس (مرد) کی طرف راغب ہوتا ہے۔ اس لیے اسے اپنی بیوی کی خوبصورتی، سنگھار اور قربت میں کوئی دلچسپی نہیں رہتی۔ وہ بیوی کو ایک "بوجھ" سمجھنے لگتا ہے، جس سے گھریلو زندگی جہنم بن جاتی ہے۔

.3 فطری لذت سے محرومی

اللہ تعالیٰ نے مرد اور عورت کے ملاپ میں جو سکون اور لذت رکھی ہے، بد فعلی کرنے والا شخص اس سے محروم ہو جاتا ہے۔ اس کا ذہن صرف گندگی اور غیر فطری راستوں کی تلاش میں رہتا ہے، جس کی وجہ سے وہ اپنی شادی شدہ زندگی سے کبھی مطمئن نہیں ہو پاتا۔

.4 موذی بیماریوں کا شکار ہونا

لواطت کرنے والا مرد کئی خطرناک بیماریوں مثلاً ایڈز (AIDS)، آتشک (Syphilis) اور دیگر جنسی بیماریوں کا شکار ہو سکتا ہے۔ شادی کے بعد وہ یہ بیماریاں اپنی معصوم بیوی تک بھی پہنچاتا ہے، جو کہ ایک بہت بڑا ظلم ہے۔

.5 اولاد سے محرومی کا خطرہ

جسمانی نظام کی خرابی اور مردانہ جراثیم (Sperms) کی کمزوری کی وجہ سے ایسے لوگ اکثر اولاد کی نعمت سے بھی محروم رہ جاتے ہیں۔ اگر اولاد ہو بھی جائے، تو اکثر وہ بچے جسمانی یا ذہنی طور پر کمزور پیدا ہوتے ہیں۔

.6 نفسیاتی ذلت اور احساسِ گناہ

ایسا شخص اندر ہی اندر خود کو مجرم سمجھتا ہے۔ وہ اپنی بیوی سے آنکھیں نہیں ملا پاتا۔ یہ احساسِ کمتری اسے چڑچڑا بنا دیتا ہے، جس کا نتیجہ گھر میں جھگڑوں اور آخر کار طلاق کی صورت میں نکلتا ہے۔

عبرتناک واقعہ: ایک گناہ، سو پشیمانیاں

سارن ایک ذہین نوجوان تھا، مگر اپنی جوانی کی شروعات میں ہی بری صحبت کا شکار ہو گیا۔ اس نے "لواطت" جیسی گندی عادت کو اپنا لیا اور سمجھانے کے باوجود اسے محض ایک وقتی مزہ سمجھتا رہا۔ اسے علم نہ تھا کہ یہ گناہ اس کی جسمانی طاقت اور مستقبل کی خوشیوں کو اندر ہی اندر ایسے کھا رہا ہے جیسے دیمک لکڑی کو کھا کر ختم کر دیتی ہے۔ جب سارن کی شادی ہوئی تو اس کے گھر والے بہت خوش تھے، مگر سارن اندر سے ایک عجیب خوف اور پشیمانی میں مبتلا تھا۔

شادی کے چند ہی دنوں میں سارن کی ازدواجی زندگی جل کر راکھ ہونے لگی۔ غیر فطری فعل کی وجہ سے اس کی مردانہ قوت جواب دے چکی تھی۔ وہ ایک "نامرد" اور "ناکام شوہر" ثابت ہوا۔ وہ اپنی شریکِ حیات کا حق پورا کرنے کی جسمانی سکت ہی کھو چکا تھا۔ سارن کو اپنی بیوی کی قربت اور سنگھار میں کوئی دلچسپی نہ تھی کیونکہ اس کا ذہن غیر فطری راستوں کا عادی ہو چکا تھا۔ وہ ساری رات اپنی

بیوی سے منہ موڑ کر سو جاتا تھا۔ اس کی بیوی، جو ہزاروں ارمان لے کر آئی تھی، تنہائی میں اپنے نصیب کو روتی تھی۔ سارن اپنے گناہوں کی وجہ سے "احساسِ کمتری" کا شکار تھا اور بیوی سے آنکھیں ملانے سے بھی قاصر تھا، جس کی وجہ سے وہ بلاوجہ اس پر چڑچڑا ہوتا تھا۔ تین سال گزرنے کے باوجود گھر میں کسی بچے کی کلکاری نہ گونجی۔ طبی معائنے سے معلوم ہوا کہ سارن کی مردانہ قوت اور جراثیم اس گندے فعل کی وجہ سے بالکل ختم ہو چکے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ سارن ایک موذی جنسی بیماری میں بھی مبتلا ہو چکا تھا، جو اس نے اپنی معصوم بیوی کو بھی منتقل کر دی۔

آخر وکار یہ شادی طلاق پر ختم ہوئی۔ سارن کی بیوی اپنی برباد شدہ زندگی اور بیمار جسم لے کر میکے چلی گئی۔ سارن معاشرے میں رسوا ہو گیا اور آج وہ تنہائی کے اندھیرے میں اپنے ان گناہوں پر پچھتا رہا ہے، جنہوں نے اس کی دنیا اور آخرت دونوں برباد کر دیں۔

سبق: سارن کا یہ واقعہ عبرت کا درس ہے کہ جو شخص فطرت کی حدود کو توڑتا ہے، فطرت اسے کبھی معاف نہیں کرتی۔ لواطت صرف ایک گناہ نہیں، بلکہ یہ ایک انسان کی عزت، خاندان اور نسل کی خودکشی ہے۔

بچاؤاور اصلاح کاراستہ

1. **سچی توبہ:** جو اس دلدل میں پھنسا ہوا ہے، اسے چاہیے کہ پہلے سچے دل سے توبہ کرے اور اس ماحول کو چھوڑ دے۔
2. **طبی علاج:** اپنی جسمانی کمزوریوں کے لیے کسی مستند اور دیندار حکیم یا ڈاکٹر سے علاج کرائے۔
3. **ذہنی تبدیلی:** اپنی سوچ کو پاکیزہ بنائے اور بیوی کے حقوق کو اللہ کا حکم سمجھ کر پورا کرنے کی کوشش کرے۔

نتیجہ: لواطت صرف ایک لمحے کی لذت نہیں، بلکہ یہ عمر بھر کی خوشیوں، نسل کی بقااور شادی شدہ زندگی کے سکون کا قتل ہے۔ ایک مرد کو اپنی مردانگی اور غیرت کی حفاظت کرنی چاہیے تاکہ وہ ایک کامیاب شوہر اور باپ بن سکے۔

لواطت کے طبی، نفسیاتی اور سائنسی نقصانات (ایک تحقیقی جائزہ)

انسانی جسم ایک منظم اور فطری نظام کے تحت تخلیق کیا گیا ہے۔ طبی سائنس کے مطابق، جسم کے ہر عضو کا ایک خاص فعل (Function) ہے۔ جب انسان اپنے فطری اعضاء کو ان کے مقرر کردہ افعال کے خلاف استعمال کرتا ہے، تو قدرت کا دفاعی نظام اس کے خلاف ردِ عمل ظاہر کرتا ہے۔ لواطت (Sodomy) ایسا ہی ایک غیر فطری عمل ہے جس کے اثرات نہ صرف فرد کے جسم پر، بلکہ پورے معاشرے کی صحت پر مہلک ثابت ہوتے ہیں۔

1. مقعد کی بناوٹ اور غیر فطری ملاپ کے نتائج

انسانی مقعد (Rectum) کی بناوٹ جنسی ملاپ کے لیے نہیں بلکہ فضلات کے اخراج (Elimination of waste) کے لیے ہوئی ہے۔

- **پٹھوں کی تباہی:** مقعد میں دو قسم کے پٹھے (Sphincter Muscles) ہوتے ہیں جو فضلے کو روکنے اور خارج کرنے کا کام کرتے ہیں۔ ڈاکٹر ہیری بینجمن کی تحقیق کے مطابق، لواطت کے نتیجے میں یہ پٹھے مستقل طور پر ڈھیلے ہو جاتے ہیں، جس کی وجہ سے انسان کو اپنی حاجت پر کنٹرول نہیں رہتا۔
- **ٹشوز کا پھٹنا (Tissue Tearing):** مقعد کی اندرونی جلد انتہائی نازک اور رگوں سے بھری ہوتی ہے۔ اس راستے سے ملاپ کے نتیجے میں اندرونی طور پر زخم (Fissures) ہو جاتے ہیں، جو جراثیم کے لیے براہِ راست خون میں داخل ہونے کا راستہ بن جاتے ہیں۔

2. جنسی طور پر منتقل ہونے والی مہلک بیماریاں (STDs)

جدید طب کے ماہرین، مثلاً ڈاکٹر پال کیمرون نے ثابت کیا ہے کہ لواطت کرنے والوں میں بیماریوں کا تناسب عام لوگوں سے 100 گنا زیادہ ہے۔

- **AIDS/HIV** یہ بیماری اس عمل کے ذریعے سب سے تیزی سے پھیلتی ہے۔ چونکہ مقعد کے راستے خون کا بہنا عام ہے، اس لیے وائرس براہِ راست خون میں شامل ہو کر مدافعت کے نظام (Immune System) کو تباہ کر دیتا ہے۔
- **سفلس اور سوزاک (Syphilis & Gonorrhea):**
- یہ وہ جراثیمی بیماریاں ہیں جو مقعد کے اندرونی حصے کو کھا جاتی ہیں اور پیشاب کے نظام کو مفلوج کر دیتی ہیں۔
- **ہیپاٹائٹس (Hepatitis A, B, C):** جگر کی یہ بیماری لواطت کرنے والوں میں ایک وبائی صورت اختیار کر لیتی ہے، جس کی بڑی وجہ جراثیم کا خون میں براہِ راست شامل ہونا ہے۔

3. کینسر کا خطرہ (Oncology Research)

یونیورسٹی آف کیلیفورنیا کے ڈاکٹر جوئل پالیفسکی کی تحقیق کے مطابق، لواطت کرنے والے مردوں میں 'اینل کینسر (Anal Cancer)' کا خطرہ عام مردوں کے مقابلے میں 400 فیصد زیادہ ہوتا ہے۔ اس کی بنیادی وجہ

Human Papillomavirus (HPV) ہے، جو غیر فطری ملاپ کے ذریعے ایک جسم سے دوسرے جسم میں منتقل ہوتا ہے اور مقعد کے خلیوں کو کینسر کے خلیوں میں تبدیل کر دیتا ہے۔

4. نفسیاتی تباہی اور ذہنی الجھنیں

طبی سائنس صرف جسمانی صحت تک محدود نہیں، بلکہ نفسیاتی صحت بھی اس کا حصہ ہے۔ ماہرِ نفسیات ڈاکٹر یوزف نکولوسی کے مطابق:

- **احساسِ گناہ اور ڈپریشن:** یہ عمل انسان کی فطری غیرت کو ختم کر دیتا ہے، جس کے نتیجے میں شدید ذہنی دباؤ، خودکشی کے خیالات اور معاشرتی تنہائی پیدا ہوتی ہے۔
- **اعصابی کمزوری:** غیر فطری عمل کی وجہ سے دماغ کے مرکزی اعصاب (Central Nervous System) پر برے اثرات پڑتے ہیں، جس سے یادداشت کی کمزوری اور ذہنی انتشار پیدا ہوتا ہے۔

5. بیماریوں کا ایک بڑا مجموعہ (Gay Bowel Syndrome)

میڈیکل لٹریچر میں ایک خاص اصطلاح "Gay Bowel Syndrome" استعمال ہوتی ہے۔ یہ کسی ایک بیماری کا نام نہیں، بلکہ بیماریوں کی ایک ایسی فہرست ہے جو صرف لواطت کرنے والوں میں ملتی ہے، جن میں شامل ہیں:

1. **Proctitis:** مقعد کی اندرونی سوزش۔
2. **Cryptosporidiosis:** آنتوں کا شدید انفیکشن۔
3. **Giardiasis:** جراثیمی دست جو مریض کو کمزور کر دیتے ہیں۔

6. عمر میں کمی (Reduced Life Expectancy)

اوٹاوا یونیورسٹی کی ایک تحقیق اور ڈاکٹر پال کیمرون کے اعداد و شمار کے مطابق، لواطت کی عادت رکھنے والے لوگوں کی زندگی عام طور پر 20 سے

30 سال گھٹ جاتی ہے۔ اس کا سبب مختلف بیماریوں کا حملہ اور جسمانی مدافعت کا ختم ہو جانا ہے۔

7. سماجی اور نسل کی بقا کا نقصان

سائنسی طور پر نسلِ انسانی کی بقا کا واحد راستہ مرد اور عورت کا فطری ملاپ ہے۔ لواطت اس فطری تسلسل کو روکتی ہے، جس سے نہ صرف آبادی کا توازن بگڑتا ہے، بلکہ خاندانی نظام (Family Unit) جو معاشرے کی بنیاد ہے، وہ بھی تباہ ہو جاتا ہے۔

خلاصہ : لواطت صرف ایک اخلاقی برائی نہیں، بلکہ ایک "طبی خودکشی" ہے۔ سائنسی طور پر ثابت ہو چکا ہے کہ انسانی جسم اس فعل کو قبول نہیں کرتا۔ ہر وہ انسان جو اس راستے پر چلتا ہے، وہ اپنی صحت، جوانی اور زندگی کو خطرناک بیماریوں کی نذر کر دیتا ہے۔

غیر فطری عادتوں سے چھٹکارا اور علاج کے طریقے

لواطت کی عادت ایک ایسی دلدل ہے جس سے نکلنا نا ممکن نہیں، لیکن اس کے لیے ایک منظم حکمت عملی کی ضرورت ہے۔ درج ذیل اقدامات اس برائی کو جڑ سے ختم کرنے میں مدد دیں گے:

1. ارادے کی مضبوطی اور نفسیاتی فیصلہ (Psychological Shift)

- **عزمِ مصمم:** اپنے آپ سے وعدہ کریں کہ یہ فعل میرے انسانی وقار کے خلاف ہے۔
- **نقصانات کا تصور:** جب بھی گناہ کا خیال آئے، تو اس سے ہونے والی ذلیل موت (ایڈز) اور بڑھاپے کی رسوائی کو ذہن میں لائیں۔ خوف کو علاج کے طور پر استعمال کریں۔

2. محرکات اور ذرائع کا مکمل بائیکاٹ (Cutting off Triggers)

- **صحبت کی تبدیلی:** ایسے دوستوں یا لوگوں سے مکمل طور پر کنارہ کشی اختیار کریں جو اس فعل میں شریک ہیں۔ فون سے ان کے نمبر ڈیلیٹ کر دیں۔

- **ڈیجیٹل پاکیزگی :** انٹرنیٹ پر موجود فحش مواد اور ایسی ایپس جو اس برائی کا ذریعہ بنتی ہیں، انہیں اپنی زندگی سے خارج کریں۔

3. رویے کی تبدیلی کا علاج (Cognitive Behavioral Therapy)

- **ذہن کی منتقلی :** جب بھی غلط خیال آئے، تو فوری طور پر اپنی جگہ تبدیل کریں، ٹھنڈے پانی سے وضو کریں یا کسی دوسرے جسمانی کام میں لگ جائیں.
- **نفرت پیدا کرنا :** اپنے ذہن کو یہ تعلیم دیں کہ یہ فعل "لذت" نہیں بلکہ "غلاظت" ہے۔

4. شادی اور فطری جنسی راستہ (The Natural Cure)

- **شادی کی اہمیت :** اگر آپ کنوارے ہیں تو جلد شادی کریں۔ اگر شادی شدہ ہیں، تو اپنی بیوی کے ساتھ تعلق کو جذباتی اور جسمانی طور پر زیادہ وقت دیں۔

- **محبت کا مرکز :** اپنی جنسی توانائی کو غیر فطری راستے سے ہٹا کر اپنے شریکِ حیات کی طرف موڑیں۔ یہ عمل آپ کے دماغ کو دوبارہ فطرت پر لائے گا۔

5. جسمانی بحالی اور ورزش (Physical Rehabilitation)

- **پٹھوں کی ورزش :** مقعد کے پٹھے جو ڈھیلے ہو گئے ہیں، انہیں مضبوط کرنے کے لیے Pelvic Floor Exercises (کیگل ورزشیں) کریں۔
- **جم اور کھیل :** سخت ورزش کرنے سے جسم میں موجود اضافی "ہارمونز" مثبت طریقے سے خارج ہوتے ہیں، جس سے ذہن پرسکون رہتا ہے۔

6. روحانی علاج اور دعا (Spiritual Healing)

- **نماز کی پابندی :** نماز انسان کو بے حیائی سے روکتی ہے۔ باجماعت نماز کی عادت روح کو پاک کرتی ہے۔

- **ذکر اور دعا:** سحر کے وقت تنہائی میں رو کر اپنے گناہوں کی معافی مانگیں۔ اللہ سے "پاکیزہ زندگی" کا سوال کریں۔

7. تنہائی سے پرہیز (Avoiding Solitude)

- **فارغ نہ رہیں:** اپنا وقت نیک لوگوں کی محفلوں، علمی کتابوں کے مطالعے یا گھر والوں کے ساتھ گزاریں۔
- **اکیلے نہ سوئیں:** جب تک آپ کا ارادہ مکمل مضبوط نہ ہو جائے، اکیلے کمرے میں سونے سے پرہیز کریں۔

8. طبی ماہرین کی صلاح (Professional Help)

اگر عادت بہت پرانی ہے اور آپ خود پر قابو نہیں پا پا رہے، تو بغیر کسی شرم کے کسی اچھے یورولوجسٹ (Urologist) یا سائیکالوجسٹ (Psychologist) سے رابطہ کریں۔ وہ آپ کو کچھ دوائیں یا سیشن تجویز کر سکتے ہیں جو ذہنی دباؤ کم کرنے میں مدد دیں گے۔

خلاصہ : علاج تکلیف دہ ہو سکتا ہے، لیکن اس کا نتیجہ ایک "باوقار زندگی" ہے۔ آج کا یہ مشکل فیصلہ آپ کو کل کی بڑی ذلت اور جہنم کی آگ سے بچا سکتا ہے۔ یاد رکھو! تمہاری جوانی تمہاری امانت ہے، اسے غلاظت میں گنوا کر

اپنی آخرت اور صحت برباد نہ کرو۔

ایک فکری نتیجہ

اس کتاب کے صفحات میں ہم نے جس موضوع پر بحث کی ہے، وہ کوئی معمولی معاملہ نہیں ہے، بلکہ یہ ہمارے معاشرے کے اس ناسور کی نشاندہی ہے جو خاموشی سے ہماری اخلاقیات کی جڑوں کو کھا رہا ہے۔ **اغلام بازی** (بد فعلی) محض ایک فرد کی لغزش یا گناہ کا نام نہیں، بلکہ یہ انسانی فطرت، وقار اور سماجی توازن کے خلاف ایک کھلی جنگ ہے۔

فطرت سے بغاوت کے نتائج **تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی کسی قوم نے فطرت کی حدود کو پامال کیا ہے اور اپنی نفسانی خواہشات کو لگام دینے کے بجائے ان کا غلام بن گئی ہے، تو اس کا انجام عبرت ناک تباہی کے سوا کچھ نہیں نکلا۔ ہم جس**

معاشرے میں سانس لے رہے ہیں، وہاں حیوانیت کی اس پھیلتی ہوئی وبا نے ہماری نسلوں کے مستقبل کو خطرے میں ڈال دیا ہے۔

ہماری ذمہ داری کتاب کے اختتام پر ہم سب کو یہ سوال اپنے آپ سے پوچھنا ہوگا کہ کیا ہم محض تماشائی بن کر اپنی تباہی کا انتظار کریں گے؟

ہرگز نہیں! ہم پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ

- **پہلے قدم کے طور پر**، ہم اپنے گھروں میں حیا اور پاکیزگی کا ماحول پیدا کریں۔
- **دوسرا**، اپنے بچوں کی تربیت اس انداز میں کریں کہ انہیں حق اور باطل، اور فطری و غیر فطری افعال کے درمیان واضح فرق معلوم ہو۔
- **تیسرا**، معاشرتی سطح پر اس برائی کو گناہ اور عیب سمجھا جائے، نہ کہ اسے "آزادی" یا "جدیدیت" کا نام دے کر قبول کیا جائے۔

نتیجے کے طور پر، یہ کتاب صرف پڑھنے کے لیے نہیں، بلکہ ایک فکری بیداری کی دعوت ہے۔ آیئے عزم کریں کہ ہم ایک ایسا پاکیزہ معاشرہ تعمیر کرنے میں اپنا

کردار ادا کریں گے، جہاں انسانیت کا وقار محفوظ ہو، جہاں معصومیت کا قتل نہ ہو اور جہاں زندگی اپنے اصل اور فطری حسن کے ساتھ جگمگا رہی ہو۔

بیشک کامیابی صرف ان کے لیے ہے، جو پاکیزگی اختیار کرتے ہیں